گوھرِ حکمت
(انیسواں شمارہ)

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

مباہلہ

دلیلِ حقانیتِ رسالت و اہلِ بیت علیہم السلام

Green Island Publications
(A Project of GIT®)
Karachi - Pakistan

THE BARON
HOTEL & RESTAURANTS
PLATINUM SPONSOR

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گوہرِ حکمت (انیسواں شمارہ)

مباہلہ

دلیل حقانیت رسالت اور اہل بیت علیہم السلام

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	مباہلہ : دلیل حقانیت رسالت اور اہل بیت علیہم السلام
اقتباس از	:	حیات القلوب جلد ۲۔ علامہ مجلسیؒ
ترتیب	:	حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی
تصحیح	:	حجۃ الاسلام مولانا قمر علی لیلانی
ڈیزائنر	:	علی رضا بھانجی
تاریخ اشاعت	:	ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے اوپر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔
(بحارالأنوار، جلدی ۷۵، ص ۳۷۹)

التماسِ سورۂ فاتحہ

- مرحوم داؤدعلی مُکھی
- مرحومہ سکینہ شبیرعلی صابووالا
- مرحومہ زہرابائی داؤد مُکھی
- مرحومہ رحمت بائی داؤد مُکھی
- مرحوم فداحسین علی بھائی مانجی
- مرحوم شعبان علی فداحسین مانجی
- مرحوم رمضان علی نورمحمد راجپار
- مرحوم اکبرعلی یعقوب علی پادامسی
- مرحومہ کرن فاطمہ یعقوب علی مُکھی
- مرحوم یعقوب علی محمد داؤد مُکھی
- مرحومہ شیرین بانو فداحسین منجی
- مرحوم غلام حسین دھنجی
- مرحومہ نسیم بانو داؤدعلی لیلانی
- مرحومہ زرینہ وصی بنت وصی حیدر

- مرحوم اسماعیل باوا
- مرحومہ کلثوم بی بی
- مرحوم سید بشیر حسین کاظمی
- مرحومہ سعیدہ بشیر کاظمی
- مرحوم سید حسن عباس کاظمی
- مرحوم محمد تقی راشد معراج
- مرحومہ شمیم محمد حسین ماؤجی
- مرحوم نورمحمد ابنِ ولی محمد
- مرحومہ فاطمہ بائی بنتِ جعفرعلی
- مرحومہ نرگس بائی بنتِ نورمحمد
- مرحوم محمدعلی ابنِ جعفرعلی
- مرحوم حسین علی ابنِ بندے علی
- مرحوم یونس ابنِ فقیرحسین
- مرحوم شیرعلی جویراج

- باوا خاندان کے تمام مرحومین
- کھانڈ والا خاندان کے تمام مرحومین
- بندے علی خاندان کے تمام مرحومین
- لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین
- دھنجی خاندان کے تمام مرحومین
- ورتج والا خاندان کے تمام مرحومین
- پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین
- ویردی والا خاندان کے تمام مرحومین
- فرشتہ خاندان کے تمام مرحومین
- پیرانی خاندان کے تمام مرحومین
- سومجی خاندان کے تمام مرحومین
- مونی خاندان کے تمام مرحومین
- آصف رضا خاندان کے تمام مرحومین
- لیلانی خاندان کے تمام مرحومین

- مرحومہ سکینہ بانو زوجہ حسین علی وکیل
- مرحومہ مونا فاطمہ بنت حسین علی وکیل
- مرحوم عون علی ابنِ علاؤ دین راؤجانی
- مرحومہ زینب بھائی بنتِ محمد علی
- مرحوم برکت علی ابنِ شیر علی
- مرحوم قاسم علی ابنِ شیر علی
- مرحوم محمد حسین ابنِ شیر علی
- مرحومہ گلشن بانو بنتِ حسین علی
- مرحومہ شمیم بانو بنتِ رضا حسین
- مرحوم بلال حسین ابن علی رضا
- مرحومہ لیلیٰ بانو بنتِ غلام حسین شریف
- مرحوم علی محمد داؤد مُکھی
- مرحومہ آمنہ بائی جعفر علی سلیمان
- مرحوم بلال ابنِ علی رضا بھوجانی
- مرحوم آغا جمیل حسین ابن آغا محمد حسین
- مرحومہ سیدہ عزیز فاطمہ بنت یوسف علی
- مرحوم سید وصی حیدر ابن میر نادر حسین
- مرحومہ قریشہ بیگم بنت زوار حسین
- مرحومہ طاہرہ خاتون بنت عترت حسین
- مرحومہ نسیم بانو زوجہ عون علی راؤجانی بنت عبدالحسین بیلغام والا

- نایانی خاندان کے تمام مرحومین
- بادامی خاندانی کے تمام مرحومین
- شہدائے ملت و مرحومین
- بیلغام والا خاندان کے تمام مرحومین
- راؤجانی خاندان کے تمام مرحومین
- دیوجانی خاندان کے تمام مرحومین
- گھیتانی خاندان کے تمام مرحومین
- دیوجانی خاندان کے تمام مرحومین
- لیاقت علی فضل خاندان کے تمام مرحومین
- حاجی حسین لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین
- لیلانی خاندان کے تمام مرحومین
- بندۂ خدا کے تمام مرحومین
- ہیمانی خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم حسین علی مرچنٹ اور انکے خاندان کے مرحومین
- مرحوم انور علی ساوانی اور انکے خاندان کے مرحومین
- مرحوم سید عترت حسین رضوی ابن سید قربان علی رضوی
- مرحومہ سیدہ کہکشاں پروین بنت سید وصی حیدر رضوی

قواعد وضوابط

۱۔ سوالنامہ گذشتہ ایڈیشن کی طرح اس بار بھی کتاب کے ساتھ نہیں دیا جائے گا بلکہ مقررہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۲۰۲۰ء بروز اتوار صبح ۱۲ بجے مقررہ علاقے میں معین سینٹرز میں لیا جائے گا۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم بارہ سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ دیئے گئے جوابات میں سے مناسب ترین جواب پر نشان لگائیں لہذا ایک سے زائد جواب پر نشان لگانے کی صورت میں جواب غلط شمار ہوگا۔ جوابات اسی کتابچے میں موجود مواد کے مطابق چیک کیے جائیں گے۔

۵۔ خصوصی انعامات خواتین و حضرات میں علیحدہ علیحدہ تقسیم کئے جائیں گے۔ ایک سے زائد خصوصی انعام کے حقدار ہونے کی صورت میں انعامات بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کئے جائیں گے۔

خصوصی انعامات

پہلا انعام: -/Rs.12,000	دوسرا انعام: -/Rs.10,000	تیسرا انعام: -/Rs.7,000
چوتھا انعام: -/Rs.5,000	پانچواں انعام: -/Rs. 2,500	

نوٹ: تمام شرکاء کو کم از کم ۳۳ فیصد (30/10) نمبر حاصل کرنے پر ہر نمبر کے عوض ۱۰ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔

۶۔ یہ سلسلہ آن لائن صورت میں بھی موجود ہے، رجسٹریشن، Audio Book, Urdu & Roman PDF Book اور سوالنامہ ہماری ویب سائٹ www.youth.greenislandtrust.org پر موجود ہیں اور اس کی تفصیلات آپ ہمارے فیس بک کے صفحہ www.facebook.com/giyfpakistan سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

آن لائن رجسٹریشن کی تفصیلات:

1. Register yourself with the following link **youth.greenislandtrust.org/geh/**
2. Pay registration fees Rs. 100 via **Jazz Cash**, **Easypaisa** & **Collection in GIYF**
3. For any assistance contact us through live chat on our website **youth.greenislandtrust.org** or on **whatsapp: +923312388982**

نوٹ: گوہر حکمت کی آن لائن رجسٹریشن فیس ۱۰۰ روپے رکھی گئی ہے۔

۷۔ کسی بھی طرح کی معلومات کے لیے خصوصا بیرون ملک رہنے والے مومنین ہمارے ای میل پر رابطہ کریں:
giyf@greenislandtrust.org

۸۔ کتابچہ ۱۷ اگست سے ۱۹ ستمبر ۲۰۲۰ء تک درج ذیل ان سینٹرز سے حاصل کر سکتے ہیں:

- GIYF، امتل اپارٹمنٹ، نزد نوبل کمپیوٹر سینٹر، سولجر بازار نمبر ا
  (صبح ۱۱ سے شام ۷ روزانہ سوائے اتوار)
- GIWW، راہین ایوینیو، نزد پاک نایٹ کلینک، سولجر بازار نمبر ۲
  (شام ۲:۳۰ سے ۶ روزانہ سوائے اتوار)
- محمد علی بک ڈپو، سولجر بازار (صبح ۱۱ سے رات ۸ سوائے اتوار)
- محفوظ بک ایجنسی، مارٹن روڈ (صبح ۱۲ سے رات ۸ روزانہ)
- محفل پاک پنجتنی، بہار کالونی (0336-2628556)
- مدرسہ القائم، انچولی (0334-3102169)
- ژ: انتظارِ نور، جعفر طیار سوسائٹی، ملیر (0333-3778738)
- مسجد وحدت المسلمین، چشتی نگر (0312-9743508)
- بقیۃ اللہ اکیڈمی، گلگتی محلہ، نیو میانوالی کالونی، منگھوپیر روڈ (0321-2954620)
- جامع مسجد خدیجہ الکبری، سیکٹر نمبر ۱۱، بلدیہ ٹاؤن (0345-2844736)

۹۔ نتائج کا اعلان اور تقسیمِ انعامات کا پروگرام ۱۳ اکتوبر ۲۰۲۰ کو منعقد کیا جائے گا۔

۱۰۔ ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۰ء تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہو گا۔

۱۱۔ کتابچہ جمع کراتے وقت اپنے "ب" فارم / شناختی کارڈ یا اسکول رپورٹ کارڈ / فیس سلپ کی اصل یا فوٹو کاپی ضرور ساتھ لے کر آئیں۔

۱۲۔ اس کتابچہ سے متعلق تجاویز یا شکایات ادارہ کے e-mail پر بھیجی جا سکتی ہیں، لیکن انتظامیہ کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

فہرست

قواعد و ضوابط ۵

پیش لفظ ۱۰

واقعۂ مباہلہ کا پسِ منظر ۱۱

رسول اللہ ﷺ کا تمام اہل عرب کو خطوط لکھنا: ۱۱

رسول اللہ ﷺ کے خط کا مضمون: ۱۲

سب سے بڑے گرجے میں اجتماع: ۱۳

سب سے بڑے عالم کی رائے: ۱۳

کرز بن سبرہ حارثی کا بیان: ۱۴

عاقب کا بیان: ۱۵

سید، اہتم بن نعمان کا بیان: ۱۵

کرز کی ہٹ دھرمی: ۱۶

سید کا مشورہ: ۱۶

جہیر بن سراقہ بارقی کی رائے: ۱۷

حارثہ بن آثال کی رائے: ۱۸

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت: ۱۹

عاقب کا ردعمل: ۲۰

سید کا ردعمل اور عاقب کی تائید: ۲۱

حارثہ کا ردعمل: ۲۱

حارثہ کی اپنی قوم کو نصیحت:.. ۲۳
مسیلمہ کذاب اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا فرق ہے؟!........................ ۲۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے:.. ۲۴
مسیلمہ کا جھوٹ بے نقاب ہو گیا:.. ۲۷
حارثہ کی یاد دہانی:.. ۲۸
سید کی چالاکی:.. ۲۹
عاقب کی حارثہ کو سرزنش:.. ۳۰
عاقب کی چالاکی:.. ۳۱
آخر وہ کونسی علامت ہے؟.. ۳۳
سید کا ہنس کر حارثہ کا مذاق اُڑانا:.. ۳۷
اجتماع کا تیسرا روز:.. ۳۸
کتاب زاجرہ میں کیا لکھا ہے؟:.. ۳۸
تم پر حجت تمام ہو چکی:.. ۴۰
کتاب جامعہ لے آؤ:.. ۴۱
اجتماع کا چوتھا روز:.. ۴۲
عاقب کی ہٹ دھرمی:.. ۴۲
کیونکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خاتم النبیین نہیں ہو سکتے؟!........................ ۴۳
خدا کی قسم یہ وہی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:.. ۴۴
کتاب جامعہ منگوائی گئی:.. ۴۵

کتاب جامعہ کا سن کر عاقب اور سید کی حالت: ۴۵
عیسائیوں کی مدینہ کی طرف روانگی: ۴۸
مدینہ کے قریب عیسائیوں کا پڑاو: ۴۸
عیسائیوں کی مدینہ آمد: ۴۹
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مناظرہ: ۴۹
مباہلہ کی پیشکش: ۵۲
عیسائیوں کی باہمی مشورت: ۵۳
دونوں گروہ کی مباہلہ کے لئے روانگی: ۵۳
کیا آپ انہی کے ساتھ ہم سے مباہلہ کریں گے ؟!: ۵۴
منذر بن علقمہ کی گفتگو: ۵۵
غضب الٰہی کے آثار: ۵۶
علی علیہ السلام کی رائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے ہے: ۵۸
اگر مباہلہ ہوتا تو کیا ہوتا؟: ۵۹
شکر کس وجہ سے کیا؟: ۶۰

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ ''گوہر حکمت'' کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار بھی اس کتابچہ کے لیئے مواد معروف کتاب ''سفینۃ البحار'' کے مصنف، علامہ مجلسیؒ کی کتاب ''حیات القلوب'' سے اقتباس لیا گیا ہے۔اس کتاب میں علامہ مجلسیؒ نے انبیاء علیہم السلام کی سیرت کو مختلف عنوانات کے تحت عمدگی سے تصنیف کیا ہے۔اس اشاعت کے لئے متن اگرچہ ''حیات القلوب'' سے لیا گیا ہے۔ لیکن اردو دان طبقے کے لئے زبان کی سلاست کے پیش نظر اصل متن سے تقابل کرتے ہوئے کئی مقامات پر اردو ترجمے میں کئی اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔

مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی، مولانا مصطفیٰ علی وکیل، مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقعۂ مباہلہ کا پسِ منظر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام اہل عرب کو خطوط لکھنا:

سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے صحیح اسناد اور واضح و صریح روایات ابو الفضل شیبانی کی کتابِ مباہلہ سے نقل کی ہیں جو انہوں نے مباہلہ کے تذکرہ میں لکھی ہے اور حسن بن اسماعیل بن اُشناس کی کتاب سے جو اعمال ذی الحجہ میں لکھی ہے سے بھی ہم نے واضح واسطوں کے ساتھ روایات نقل کی ہیں وہ روایات یہ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکّہ فتح کیا اور تمام عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطاعت گزار ہو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اہل عالمین کے لئے خطوط بھیجے اور خصوصاً بادشاہِ عجم اور قیصر روم کو خط لکھا اور ان لوگوں کو دعوتِ اسلامی دی اور خط میں لکھا کہ یا تو اسلام قبول کریں یا جزیہ دیں اور ذلیل رہیں یا انتہائی سخت جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔

جب یہ اطلاع نجران نصارائے اور ان لوگوں تک پہنچی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے جیسے بنی عبد المدان اور اولادِ حارث ابن کعب کی تمام اولادیں اور مختلف مذاہب کے لوگ جو ان سے ملحق ہو گئے تھے اسی طرح سالویہ، دین الملک کے اصحاب، مارونیہ، عباد اور نسطوریہ تو یہ سب کے سب خوفزدہ اور مرعوب ہوئے گئے باوجود اس کے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن ان کے قلوب بے انتہا خائف اور ترساں تھے۔ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد ان کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط لئے ہوئے پہنچے اور وہ لوگ عتبہ بن غزوان، عبد اللہ بن ابی امیہ، ہدیر بن عبد اللہ تیمی اور صہیب بن سنان نمری تھے جو ان لوگوں کو دعوت اسلام دینے کی غرض سے آئے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کا مضمون:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط میں لکھا تھا کہ سب کے سب اسلام قبول کریں اگر منظور کرلیں تو وہ دین میں ہمارے بھائی ہیں اور اگر انکار کریں اور تکبر کا اظہار کریں اور مسلمان نہ ہوں تو انہیں چاہیئے کہ ذلّت و خواری کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور اگر اس سے بھی انکار کریں اور دشمنی ظاہر کریں تو جنگ عظیم کے لئے تیار رہیں۔ اور ان کے خطوط میں یہ آیت لکھی تھی:

قُلْ يا أَهْلَ الْكِتابِ تَعالَوْا إِلى كَلِمَةٍ سَواءٍ بَيْنَنا وَ بَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَ لا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً وَ لا يَتَّخِذَ بَعْضُنا بَعْضاً أَرْباباً مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُون.[1]

یعنی اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان لوگوں سے کہہ دو کہ اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اور تم کسی غیر خدا کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں اور ہم ایک دوسرے کو اللہ کو چھوڑ کر ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا رب قرار نہ دیں۔ تو اگر وہ لوگ حق سے روگردانی کریں تو تم ان سے کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو کہ ہم لوگ خدا کے فرمانبردار ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقۂ کار یہ تھا کہ کسی قوم سے اس وقت تک جنگ نہیں کرتے تھے جب تک انہیں اسلام کی دعوت نہ دے دیں۔ تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد ان لوگوں کے پاس پہنچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط اور پیغام کو ان تک پہنچایا تو ان کی حق سے نفرت زیادہ ہوئی۔

---

[1]. سورۂ آل عمران، آیت ۶۴۔

سب سے بڑے گرجے میں اجتماع:

وہ سب کے سب اپنے سب سے بڑے گرجے میں جمع ہوئے اور حکم دیا کہ زمین پر فرش بچھایا جائے اور اس کی دیواروں کو حریر و دیباج (ریشمی کپڑے) کے پردوں سے آراستہ کیا جائے اور انہوں نے سب سے بڑی صلیب کو سیدھا کیا جو سونے کی تھی اور جواہرات سے مزیّن تھی، جسے روم کے بادشاہ اعظم نے ان کے لئے بھیجا تھا۔ اُس مجلس میں اولادِ حارث بن کعب حاضر تھے جو سب کے سب جنگجو اور شجاع افراد تھے۔ وہ سب مشورہ کے لئے جمع ہوئے تا کہ اس معاملہ میں غور و فکر کریں۔ جب یہ خبر بنی مذحج، عک، حمیر اور اَنمار کے عرب قبیلوں کو اور ان لوگوں کو پہنچی جو نسب میں ان کے قریب تھے یا ان کے نزدیک رہتے تھے جیسے قوم سبا تو سب کے سب اپنی قوم کے غیظ و غضب کے سبب غضبناک ہوئے اور ان کے قرب و جوار میں ایک گروہ جو مسلمان ہو چکا تھا ان لوگوں نے بھی جب یہ خبر سنی تو جاہلیت کے تعصب کے سبب مرتد اور کافر ہو گئے۔ غرض تمام قبیلوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ہم سب کے سب قبیلے مدینہ میں چل کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کریں گے۔

سب سے بڑے عالم کی رائے:

حصین بن علقمہ جس کی کنیت ابو حارثہ تھی اور جو ان کے علماء میں سب سے بڑا عالم اور سب کا استاد اور بکر بن وائل کے قبیلہ سے تھا جب اس نے یہ دیکھا کہ سب کے سب لڑائی پر آمادہ ہیں تو اپنا عمامہ منگا کر سر پر باندھا تا کہ اپنے ابروؤں کو آنکھ کے اوُپر باندھ لے کیونکہ کمال ضعیفی کے سبب اس کے ابرو اس کی آنکھوں پر لٹک آئے تھے اس کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ پھر وہ اپنی قوم سے نکل کر کھڑا ہوا اور اپنے عصا پر تکیہ کر کے خطبہ دینا شروع کیا۔ وہ خداوند عالمین پر ایمان رکھتا تھا اور بقیہء علومِ پیغمبران سے بہرہ مند تھا۔ موحد تھا اور جناب عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان لایا

تھا جس کو اپنی قوم کے کافروں سے اور اپنے اصحاب سے بھی پوشیدہ رکھتا تھا۔ اس نے تقریر شروع کی اور کہا:

اے فرزندان عبد المدان! نرمی اختیار کرو اور جو نعمت و عافیت و سعادت خدائے پاک و بے نیاز نے تم کو عطا کی ہے اسکو ہمیشہ باقی رکھو اور زائل نہ ہونے دو کیونکہ یہ دونوں نعمتیں صلح میں مضمر ہیں جنگ میں نہیں۔ غور و فکر کے ساتھ تاخیر کرو اور چیونٹیوں کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے مت چلو۔ بغیر سمجھے بوجھے ہرگز جلدی نہ دکھاؤ کیونکہ بے فکری اور لاپرواہی کا اچھا نتیجہ نہیں ہوتا۔ خدا کی قسم! جو کچھ تم نے ابھی تک نہیں کیا اس کو انجام دینے پر اس سے زیادہ قدرت رکھتے ہو کہ جو کچھ انجام دے چکے ہو اس کو رد کرو یا اس کا جبران کرو۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ بیشک غور و فکر اور تاخیر میں نجات ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ بیشک بہت سے معاملات کو عمل میں لانے کے بجائے ملتوی کر دینے میں بہتری ہے اور بیشتر امور گفتگو سے طے کر لینا حملہ کرنے اور جنگ کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

کرز بن سبرہ حارثی کا بیان:

کرز بن سبرہ حارثی جو بنی حارث بن کعب کا سردار اور امیر جنگ اور مذہب کے معاملہ انتہاء درجہ کا متعصب شخص تھا جب اس نے حصین بن علقمہ کی گفتگو سنی تو اس کی طرف رخ کیا اور کہا: اے ابو حارثہ! تجھے خبط ہو گیا ہے اور تیری عقل پرواز کر چکی ہے کہ تو اس خبر کے سنتے ہی اس شخص کی طرح ہو گیا جس نے کوئی شیر دیکھا ہو اور وہ عقل سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ تو ہمیں مثالیں دیتا ہے اور ہم کو جنگ سے ڈراتا ہے جبکہ یقیناً تو خدائے منّان کے حق کے ساتھ حمایت و حفاظت کی فضیلت اور جنگ میں سبقت کرنے کو جانتا ہے اور یہ بڑی بات ہے اور ہم جنگ کی آگ دوبارہ بھڑکائیں گے جبکہ جنگ بانجھ ہوتی ہے (جنگ میں کسی رشتہ ناطے کا خیال نہیں رکھا جاتا) اور ہم ہی ریاست کے ارکان اور نورِ بادشاہی ہیں۔ تو ہماری

جنگوں کے کسی زمانہ سے انکار کر سکتا ہے کہ ہم نے اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل نہ کیا ہو؟ یا کون سا عیب ہے جو تو ہم میں دیکھتا ہے۔ ابھی اس کا کلام پورا نہیں ہوا تھا کہ اس تیر کا پیان جو وہ ہاتھ میں لئے ہوئے تھا غصّہ کے سبب اسکے ہاتھ میں چبھ گیا مگر اسے خبر نہ ہوئی۔

عاقب کا بیان:

عاقب جس کا نام عبد المسیح بن شرجیل تھا اور وہ ان دِنوں اپنی قوم کا بزرگ اور ان کی رائے میں ان کا امیر اور صاحب رائے تھا کہ جس کی رائے اور مشورہ کے بغیر اس کی قوم کوئی کام نہیں کرتی تھی۔ جب کرز بن سبرہ کا مزاج ٹھنڈا ہوا تو عاقب نے اس کی طرف رخ کیا اور کہا کہ تو سرخرو ہو۔ تیرے پاس پناہ لینے والے عزیز و سربلند ہوں اور جس کو تو امان دے دے اس پر کسی کا دست ظلم نہ پہنچے۔ لیکن اے ابو سبرہ! ہر کلام کے لئے ایک مناسب موقع اور بہادری کے لئے ایک وقت ہوتا ہے اور ہر شخص آئندہ دن کے بارے میں اپنے موجودہ وقت کا شبیہ ہوتا ہے۔ اور جنگ کے ایام مختلف ہوتے ہیں۔ ایک نسل کو ہلاک کرتے ہیں اور ایک قبیلہ کو غلبہ دیتے ہیں لیکن عافیت بہترین لباس ہے اور مصائب و آلام کے کچھ اسباب ہوتے ہیں اور سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ انسان خود بلا و مصیبت کی راہ اختیار کرے یہ کہہ کر عاقب خاموش ہو گیا اور سر جھکا لیا۔

سید، اہتم بن نعمان کا بیان:

پھر سیّد نے اس کی طرف رخ کیا جس کا نام اہتم بن نعمان تھا اور نجران والوں کا عالم اور بلندی مراتب میں عاقب کا ہم پلہ تھا۔ اس نے کہا: اے ابو واثلہ (عاقب)! تیری کوشش بارآور ہو اور تیر استارہ بلند ہو۔ ہر چمکنے والی چیز میں روشنی ہوتی ہے اور ہر صحیح بات میں ایک نور ہوتا ہے لیکن عقل بخشنے والے خدا کی قسم! اس نور کلام کو درک وہی کرتا ہے جو بینا ہوتا ہے۔ بلا شبہ تم تینوں حضرات نے مراتب کلام میں ایسی

راہ اختیار کی ہے جو بعض ہموار ہے اور بعض ناہموار اور تم میں سے ہر ایک کی رائے اس کی عقل کے مطابق خوش آئند ہوتی ہے اور کبھی امرِ محکم اپنے محل پر قائم ہو جاتا ہے۔ بیشک قریش کے بزرگ سردار (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امرِ عظیم اور ایک اہم غرض کی طرف دعوت دی ہے لہذا تمہاری رائے اس کے بارے میں جو ہو وہ بیان کردیا تو اس کی اطاعت پر متفق ہو جاؤ یا اس کی مخالفت و انکار پر مشورہ کرلو۔

کرز کی ہٹ دھرمی:

یہ سن کر پھر کرز اپنی بات پر قائم و مستحکم رہا اور نہایت سخت و تند لہجے میں بولا کہ کیا ہم اپنا دین جس پر ہماری ہر رگ و ہر ریشہ مضبوط ہوا ہے، ترک کردیں گے حالانکہ ہمارے آباؤ اجداد اسی پر قائم رہے ہیں اور بادشاہانِ عالم اسی دین کے سبب سے ہم کو پہچانتے اور پھر عرب بھی ہمیں اسی دین سے پہچانتے ہیں۔ کیا ہم ذلّت و خواری کے ساتھ جزیہ دینا منظور کرلیں؟! نہیں خدا کی قسم! ہم ان دونوں میں سے کسی ایک کو منظور نہیں کرسکتے جب تک کہ تلواریں نیام سے باہر نہ نکال لیں اور بیشمار عورتوں کو بیوہ نہ کرلیں یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہمارا خون نہ بہہ جائے ہم ان سے جنگ کرینگے یہاں تک کہ خداوند عالم جس کو چاہے فتح عطا فرمائے۔

سید کا مشورہ:

یہ سن کر سیّد نے کہا: اے ابو سبرہ! اپنے اوپر اور ہم سب پر رحم کر کیونکہ اگر ہم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ایک تلوار نیام سے نکالیں گے تو ان کی طرف سے بے شمار تلواریں نکل آئیں گی کیونکہ تمام عرب ان کا تابع و فرمانبردار ہو گیا ہے اور سارے قبیلے ان کی اطاعت کرچکے ہیں اور ان کی حکومت تمام شہروں اور جنگلوں پر چھا گئی ہے۔ بادشاہِ عجم اور قیصر روم بھی ان سے عاجز ہیں تو تمہاری کیا حیثیت ہے کہ ان سے

مقابلہ کرو۔ بہت جلد تم اور وہ لوگ جو تمہاری مدد میں ان سے جنگ کریں گے اس طرح برباد ہو جائیں گے کہ پھر کوئی تمہارا نام نہ لے گا۔ تم اس تنکے کی مانند ہو جاؤ گے جو سیلاب میں بہہ جاتا ہے یا گوشت کا ایک ٹکڑا جو پتھر پر ڈال دیا جاتا ہے۔

جہیر بن سراقہ بارقی کی رائے:

ان کے ہمراہ ایک شخص نصاریٰ کے زندیقوں میں سے جہیر بن سراقہ بارقی تھا جو نصاریٰ کے بادشاہوں کے نزدیک بڑا صاحبِ عزّت تھا اور نجران میں رہتا تھا۔ سید نے کہا کہ اے ابو سعاد (جہیر کی کنیت)! تو بھی اس معاملہ میں اپنے رائے کا اظہار کر کیونکہ اس مجمع میں عظیم واقعات طے کئے جا رہے ہیں۔

اس نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ محمّد ﷺ کے پاس چل کر ان کی اطاعت قبول کر لو اور وہ چیزیں جو وہ تم سے چاہتے ہیں، دینا منظور کر لو۔ پھر بادشاہانِ نصاریٰ سے خط و کتابت کرو خاص طور پر سب سے بڑے بادشاہ سے جو قیصر روم ہے اور بادشاہِ نوبہ، بادشاہِ حبشہ، بادشاہِ علوہ، بادشاہِ رعاوت بادشاہِ راحات و مریس و قبط کہ یہ سب نصرانی ہیں۔ اسی طرح شام اور اس کے اطراف کے نصرانی بادشاہوں کہ وہ بھی تمہارے دین میں ہیں اور تمہارے دوست و ہمدرد ہیں اور اسی طرح اہل حیرہ وغیرہ کے عابدوں کو اور ان لوگوں کو جو محمّد ﷺ کے دین پر مائل ہو گئے ہیں جیسے قبیلہ تغلب اور قبیلہ بنت وائل وغیرہ اور جو ربیعہ بن نزار سے ہیں ان سب کے پاس خطوط اور قاصد روانہ کرو اور ان کو اپنے دین کی مدد کے لئے بلاؤ تاکہ روم سے لشکر آئے اور سیاہاں اصحاب فیل کی مانند متوجہ ہوں اور عرب کے نصرانی جو ربیعہ کے قبیلے سے ہیں اور یمن میں سکونت پذیر ہیں، تمہارے پاس آئیں۔ جب ہر طرف سے مدد تمہارے پاس آجائے پھر اپنے قبیلے کے لوگوں کو جمع کرو جو تمہاری مدد پر آمادہ ہو جائیں پھر سب کے سب مل کر جو مقابلہ کی قوت رکھتے ہو محمّد ﷺ کی جانب رخ کرو۔ پھر ان کے لشکر کو تم سے مقابلہ کی مجال نہ ہو گی اور وہ سب مغلوب اور

مقہور ہوں گے اور ان کے دین کے ماننے والے بھی تمہارے دین میں داخل ہو جائیں گے اور تم ان کی تمام حکومت پر قبضہ کر لوگے اور تم ان کو جلد برباد و فنا کر دوگے اور آتشِ فتنہ بجھ جائے گی۔ پھر تم اہلِ عالم میں سب سے بڑے مانے جاؤ گے یہاں تک کہ تمہاری اس عبادت گاہ کی لوگ اسی طرح تعظیم کریں گے اور اس کی طرف چلے آئیں گے جیسے لوگ کعبہ کی جو تہامہ میں ہے، تعظیم کرتے ہیں اور تمام عالم والے اس کی طرف حج کو جاتے ہیں۔ میری رائے یہی ہے کہ اس کو غنیمت سمجھو زیادہ غور و فکر اور رائے زنی مناسب نہیں ہے۔

حارثہ بن آثال کی رائے:

جہیر بن سراقہ کی یہ رائے سب کو پسند آئی اور یہی طے پایا کہ اسی پر عمل کریں اور سب منتشر ہونا ہی چاہتے تھے کہ ایک شخص جسے حارثہ بن آثال کے نام سے پکارا جاتا تھا جو قیس بن ثعلبہ اولاد سے تھا اور جس کا تعلق قبیلہ ربیعہ بن نزار سے تھا، کھڑا ہوا وہ بھی عیسائی تھا۔ اس نے جہیر کی طرف رخ کر کے بطور مثال چند شعر پڑھے:

متی ما تقد بالباطل الحق یأبه　　و إن قدت بالحق الرواسي تنقد

إذا ما أتيت الأمر من غير بابه　　ضللت و إن تقصد إلى الباب تهتدي

کب تک تو کوشش کرتا رہے گا کہ حق کو باطل کے ذریعے ہنکاتا رہے۔ حالانکہ اگر تو حق کے ذریعے پہاڑوں کو کھینچنا چاہے تو وہ بھی کھینچے چلے آئیں اور جب گھر میں دروازہ سے نہیں آئے گا تو بھٹکتا پھرے گا اور جب دروازہ سے آئے گا تو ہدایت پا جائے گا۔

پھر سیّد و عاقب اور علماء و نصاریٰ کے عابدوں اور تمام نصارائے نجران کی طرف رخ کر کے بولا جبکہ اس وقت وہاں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا کہ سنو اور سمجھو اے علم و حکمت کے وارثو! اور حجت و برہان کے قائم کرنے والو! خدا کی قسم سعادت مند وہ ہے جو نصیحت سنے اور حق سے انحراف نہ کرے۔ بیشک میں تم کو خدا سے ڈراتا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت یاد دلاتا ہوں۔ پھر جناب عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت اور ان کا جناب یوشع بن یوحنا کو اپنا وصی قرار دینا اور ان کا بیان کرنا ان واقعات کو جو ان کی امّت میں واقع ہوں گے کہ لوگ باطل مذہب اختیار کریں گے وغیرہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت:

حق تعالیٰ نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ اے میری کنیز کے فرزند! میری کتاب پر اپنی تمام طاقت و قوّت کے ساتھ عمل کرو اور اہل سوریا کے لئے اس کی تفسیر انہی کی زبان میں بیان کرو اور انہیں خبر دو کہ میں خدا ہوں کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ میں ہمیشہ سے زندہ ہوں کہ کبھی نہ مروں گا اور اپنی ذات سے قائم ہوں۔ میں ہی وہ خدا ہوں کہ تمام عالمین کو عدم سے میں نے بغیر کسی اصل و مادہ کے پیدا کیا۔ میں ہی ہمیشہ باقی رہنے والا ہوں کہ جسے زوال نہیں اور ایک حال سے دوسرے حال پر منتقل نہیں ہوتا۔ بیشک میں نے اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنی رحمت سے خلقت کی ہدایت کے لئے کتابیں نازل کیں تاکہ ان کو گمراہی سے بچاؤں۔ پھر یقیناً پیغمبروں میں سب سے ذی عزّت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجوں گا جس کو میں نے تمام خلائق میں سے انتخاب کیا ہے اور تمام عالمین میں سے بارقلیطا کو منتخب کیا جو میرا بندہ ہے۔ اس کو اس وقت بھیجوں گا جبکہ دنیا ہادی سے خالی ہو گی اور اس کو اس کے محلِ ولادت کوہِ فاران سے مبعوث کروں گا جو کہ مکّہ معظمہ میں ہے اور اس کے پدر ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے۔ اور ایک نور اس کے لئے بھیجوں گا جس سے نابینا آنکھوں، بہرے کانوں اور نادان دلوں کو روشنی حاصل ہو گی۔ کیا کہنا ہے

اس کی خوش نصیبی کا جو اس کے زمانہ میں ہو اور اس کی باتوں کو سنے اور اس پر ایمان لائے اور اس کی شریعت اور کتاب کی پیروی کرے۔ پھر فرمایا:

فإذا ذكرت يا عيسى ذلك النبي فصل عليه فإني و ملائكتي نصلي عليه.

تو اے عیسیٰ علیہ السلام! جب اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرو تو اس پر صلوات بھیجو کیونکہ میں اور میرے تمام فرشتے اس پر صلوات بھیجتے ہیں۔ (اللھم صل علی محمد وآل محمد)

عاقب کا ردعمل:

جب حارثہ بن آثال کا کلام یہاں تک پہنچا تو سیّد اور عاقب کی نگاہوں میں دنیا تاریک ہو گئی کیونکہ وہ پسند نہیں کرتے تھے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کی وصیّت اس مجمع میں بیان کی جائے کیونکہ ان دونوں کی نجران کے عیسائیوں میں بڑی عزّت تھی اور بادشاہوں کے نزدیک بھی بڑی قدر و منزلت تھی۔ وہ ان کے لئے ھدیئے اور تحفے بھیجتے۔ لہذا ان کو خوف ہوا کہ لوگ ان سے منحرف ہو جائیں گے اور ان کی اطاعت نہیں کریں گے اور اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان کی قدر و منزلت جاتی رہے گی۔ لہذا عاقب نے کہا: اے حارثہ! غور کر اور سمجھ کہ اس کلام کی رد کرنے والی دلیلیں قابلِ قبول دلیلوں سے زیادہ ہیں اور بہت سی باتیں اس کے کہنے والے سے بلند ہوتی ہیں اور پوشیدہ حکمتوں کو ظاہر کرنے سے دلوں کو نفرت ہوتی ہے۔ لہذا دلوں کی نفرت سے ڈر کیونکہ ہر وہ بات کے اہل ہوتے ہیں اور ہر کلام کا ایک محل ہوتا ہے۔ ہر بات برملا نہیں کہی جاتی۔ ہر موقع پر وہی بات کہنی چاہیئے جو نجات کا سبب ہو اور جس کے کہنے میں کوئی نقصان نہ ہو۔ میں نے نصیحت کا جو حق تھا ادا کر دیا لہذا اب کوئی بات مت کہہ اور خاموش ہو جا۔

سید کا ردِ عمل اور عاقب کی تائید:

پھر سیّد نے بھی چاہا کہ عاقب کی تائید کرے اور حارثہ سے کہا کہ میں ہمیشہ سے تجھے صاحبِ علم و عقل سمجھتا رہا کیونکہ صاحبانِ علم و عقل کی عقلیں تیری طرف مائل تھیں لہٰذا ہرگز عاجزی اور ضد اختیار مت کر اور لوگوں کو سراب کی مانند پانی مت دکھا۔ اگر کوئی تجھ کو اس گفتگو میں معذور سمجھ لے تو در حقیقت تو معذور نہیں۔ اگر ابو واثلہ (عاقب) نے تجھ سے سخت کلام کیا تو اس کا قصور نہیں بیشک اس کا قول و عمل ہمارا ہے۔ وہ ہمارا پیشوا ہے۔ اگر اس نے تجھ پر عتاب کیا تو اس کی نصیحت پر عمل کر اور تجھ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پیشوائے قریش یعنی محمد ﷺ کے دین کی بقاء بہت تھوڑی ہے۔ جلد ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد ایک صدی گزرے گی جس کے آخر میں ایک پیغمبرِ حکمت و بیان اور شمشیر بادشاہی کے ساتھ عظیم سلطنت کا مالک ہو گا۔ جس کی امت مشرق و مغرب کو اپنے تصرف میں لائے گی اور اس کی ذریّت سے ایک پاک و طاہر بادشاہ ہو گا جو تمام بادشاہوں پر غالب ہو گا اور تمام دین والے اس کے دین میں داخل ہو جائیں گے اور اس کی حکومت ہر اُس شئ پر ہو گی جس پر رات اور دن گزرتے ہیں۔ اے حارثہ! یہ مدّت بہت طویل ہو گی جس کی اطلاع نہیں لہٰذا جو کچھ اپنے دین کے بارے میں تجھ کو علم ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہ اور دوسرے دین میں داخل مت ہو کیونکہ وہ بہت جلد زمانہ کے ساتھ منقطع ہو جائے گا یا کسی حادثہ سے زائل ہو جائے گا اور جو آئندہ آئے گا اس سے غرض مت رکھ کیونکہ ہم آج کے دن کے لئے ہیں اور کل کے لئے کل والے اہل ہوں گے۔

حارثہ کا ردِ عمل:

یہ سن کر حارثہ بن آثال نے جواب دیا کہ اے ابو قرہ (سید)! خاموش ہو۔ جو شخص کل کی فکر نہ کرے اسے آج کا دن کیا فائدہ دے گا۔ خدا سے ڈر تا کہ خدا تجھ کو پناہ دے کیونکہ عالمین میں سوائے اس کے

کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے۔ تو نے یہ باتیں عاقب کی بات کو محکم کرنے کے لئے کیں کیونکہ وہ تمہارا بزرگ اور پیشوا ہے اور نصاریٰ اپنے امور میں تم دونوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اگر اپنی بزرگی اور پیشوائی قائم رکھنے کے لئے حق کی تردید کرتے ہو تو تمہیں اختیار ہے۔ لیکن حکمت کی باتیں اس کے اہل کو ہی ہدیہ کی جاتیں ہیں اور تم دونوں نصیحت پر کان دھرنے کے زیادہ مستحق ہو کیونکہ ہمارے قلوب تمہاری طرف مائل ہیں اور تم دونوں دین میں ہمارے پیشوا ہو۔ اے دونوں بزرگوارو! عقل کو رہبر بناؤ اور جو کچھ عقل حکم دے اس کو قبول کرو اور جو سامنے آگیا ہے اس کے گرد و پیش پر غور کرو اور اس کے نتیجے کو سوچو اور تاخیر مت کرو اور خدائے کریم و برتر کی رضامندی اختیار کرو جس طرح وہ ہر روز تم پر اپنا فضل و کرم کرتا رہتا ہے۔ اور ذلت کو اپنی جانب راہ مت دو کیونکہ جو شخص نفس کی لگام کو چھوڑ دیتا ہے وہ اس کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ جو شخص اپنی عاقبت پر نظر رکھتا ہے وہ ہلاک ہونے سے محفوظ رہتا ہے جو شخص اپنی عقل سے کام لیتا ہے عبرت حاصل کر لیتا ہے اور دوسروں کے لئے عبرت کا باعث نہیں بنتا اور جو شخص خدا کے لئے نصیحت کرتا ہے خداوند عالم اس کی دنیوی زندگی میں عزّت و بزرگی کے ساتھ اُنس عطا فرماتا ہے اور وہ آخرت میں سعادت پاتا ہے۔

پھر عاقب کی طرف عتاب کے ساتھ رخ کیا اور کہا اے ابو واثلہ! تو نے کہا کہ تیری باتوں کا رد اس کے قبول کرنے والے سے زیادہ ہے۔ خدا کی قسم! تو اس کا زیادہ سزاوار تھا کہ کوئی تیرے اس کلام کو تجھ سے نقل نہ کرتا (یعنی یہ بات تجھ جیسے کو زیب نہیں دیتی)۔ بیشک تو جانتا ہے اور ہم بھی جانتے ہیں جو سب کے سب انجیل کی پیروی کرنے والے ہیں وہ تمام باتیں جو جناب عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے اور ان سے جو ان کی قوم میں سے ان پر ایمان لائے بیان فرمائیں اور یہ کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے اور جو کچھ تو کہتا ہے وہ غلط اور خطا ہے جو تجھ سے واقع ہوئی جس کی تلافی سوائے توبہ کے اور جو تو نے انکار کیا ہے اس کے اقرار کرنے کے اور کسی طرح نہیں ہو سکتی۔

پھر سیّد کی طرف رخ کیا اور کہا کوئی تلوار نہیں جو خطا نہ کرے اور کوئی عالم نہیں جس سے لغزش نہ ہو تو جو اپنی غلطی کی اصلاح کر لے وہ ایسا سعادت مند ہے جس کو سیدھا راستہ مل گیا اور مصیبت تو یہ ہے کہ انسان اپنی خطا پر اصرار کرتا ہے۔ اے سید! تو نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دو پیغمبر ہوں گے یہ خدا کی کتابوں میں کہاں ہے؟ کیا تو نہیں جانتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ جس وقت میں اپنے اور تمہارے باپ کے پاس چلا جاؤں گا تو کچھ مدّت کے بعد تمہارے پاس صادق اور کاذب دو شخص آئیں گے اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا؟ لوگوں نے پوچھا: اے عیسیٰ علیہ السلام! وہ کون ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک پیغمبر اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے ہو گا اور ایک جھوٹا دعویٰ کرنے والا بنی اسرائیل سے ہو گا۔ سچا نبی تو رحمت کے ساتھ مبعوث ہو گا اور اس کی لئے بادشاہی اور سلطنت ہو گی جب تک دنیا قائم رہے گی اور وہ کاذب، تو اس کا زمانہ بہت تھوڑا ہو گا اور اسے حضرت مسیح علیہ السلام نے دجال سے تعبیر کیا۔ اس کی حکومت تھوڑی مدّت رہے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خداوند عالم اس کو ہاتھ سے قتل کرے گا جس وقت اللہ مجھے دوبارہ دنیا میں پلٹائے گا۔

حارثہ کی اپنی قوم کو نصیحت:

یہ بیان کر کے حارثہ نے کہا: اے قوم! میں تمہیں ڈراتا ہوں کہ تم سے پہلے یہودی تمہارے لئے نمونہ عمل بن جائیں کہ جب انہیں اس بات سے ہوشیار کروایا گیا کہ دو مسیح آئیں گے ایک مسیحِ رحمت و ہدایت اور دوسرا مسیحِ ضلالت و گمراہی اور ان کے لئے ہر ایک کی نشانیاں بیان کیں گئیں تو عام یہودیوں نے مسیح ہدایت سے انکار کیا اور اس کی تکذیب کی اور مسیح ضلالت پر ایمان لائے جو در حقیقت دجال ہے اور اسی کا انتظار کرتے ہیں۔ اور تمام امور میں فتنے برپا کئے اور کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور پیغمبرانِ خدا کو شہید کیا اور ان لوگوں کو بھی جو حکمِ خدا سے عدل کے ساتھ قیام فرماتے تھے، مار ڈالا تو حق سبحانہ و تعالیٰ

نے ان کے اعمال قبیحہ کے سبب سے ان کی بصیرت زائل کر دی اور ان کے ظلم و فساد کے سبب سے ان کی بادشاہی بر طرف کر دی اور ذلّت و خواری ان کے لئے مقرر فرمائی اور آتش جہنّم کو ان کا ٹھکانہ قرار دیا۔

مسیلمہ کذاب اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا فرق ہے ؟!

عاقب نے کہا: اے حارثہ! تو کیونکر جانتا ہے کہ یہ پیغمبر جو مدینہ میں مبعوث ہوا ہے وہی ہے جو کتابِ الٰہی میں مذکور ہے۔ ممکن ہے تیرا چچازاد بھائی مسیلمہ صاحبِ یمامہ ہو کیونکہ وہ بھی پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے جس طرح محمدّ قرشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہیں اور دونوں اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور دونوں کی پیروی کرنے والے ہیں جو ان کی پیغمبری پر گواہی دیتے ہیں اور ان کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں۔ کیا تو ان دونوں میں کچھ فرق سمجھتا ہے اور اسے بیان کر سکتا ہے ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے:

حارثہ نے کہا: ہاں ہاں خدا کی قسم! زمین و آسمان کا فرق ہے اور وہ چند دلیلیں اور نشانیاں ہیں جن سے عبرت حاصل کرنے والے بندوں کے دلوں میں حجت الٰہی یعنی خدا کے انبیاء و مرسلین کی حقیقت ثابت ہوتی ہے۔ مسیلمہ نے ایک جماعت کو یثرب میں احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ ان کے حالات کی تحقیق و جستجو کریں۔ ان لوگوں نے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیغمبرانِ گذشتہ کی صفات دیکھیں اور آکر بیان کیا کہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یثرب میں آئے ہیں حالانکہ اُن کے تمام کنویں خشک تھے اور جن میں پانی تھا وہ بہت کھارا تھا۔ جب وہ تشریف لائے تو بعض کنوؤں میں اپنے دہن مبارک کا لعاب ڈالا اور بعض میں کلی کی تو سب میٹھے اور پانی سے لبریز ہو گئے اور بعض افراد نے کہا کہ جن کی آنکھیں دُکھتی تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا وہ فوراً ٹھیک ہو گئیں اور کچھ لوگوں کے زخم پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

EAT QUALITY
IT S FAMOUS
BECAUSE IT'S GOOD.
MFC
021-32239834, 021-32250409
0300-9217766, 0333-3897493
محرم الحرام
میں نذر و نیاز
کیلئے دیگیں اور پارسل (تبرک)
دستیاب ہیں
BEST BEEF PLAOW IN TOWN
کلچہ
نان
شیرمال
تافتان
دودھ والی روٹی
پلاؤ
بریانی
قورمہ
حلیم
کڑاہی گوشت
دال چاول
رول / سموسہ
کٹلس
شامی کباب
وون ٹون
G-1, Mannan Manzil, Opp. Shell Petrol
Pump, Soldier Bazar No. 2, Karachi.
sales.mfc@gmail.com | feedback.mfc@gmail.com
Home & Office
DELIVERY

Green Island Women Wing
Vocational and
Educational
Courses
Educational
English Language
Coaching for all Boards
Multiple Computer Courses
Library Corner for
Coaching Students
Vocational
Stitching
Mehndi
Yoga/Aerobics
Cooking & Baking
Grooming Classes
Manqabat Training
Summer & Winter Camp
In Pandemic situation
GIWW conducting
Online classes
Office Timings:
Morning: 09:00am - 12:00noon
Evening: 04:00pm - 07:00pm
021-32244076 | 0331-8955701
GIWW, Plot# 143, Ground Floor, Raheen Avenue,
Opp. Pak Night Clinic, Soldier Bazar# 2, Karachi.
Visit us on: /Green Island Women Wing
GIWW

لعاب دہن لگا دیا تو وہ اچھے ہو گئے اور ان کے زخم بھر گئے اور بہت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات بیان کئے اور مسیلمہ سے کہا تو بھی ایسا کر کے دکھا جیسا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔

مسیلمہ کا جھوٹ بے نقاب ہو گیا:

مسیلمہ نے بعض کے اصرار سے مجبور ہو کر قبول کیا اور ان کے ساتھ ایک کنویں پر گیا جس میں درحقیقت میٹھا پانی تھا جب اس نے غرارہ کر کے اس کنویں میں کلّی کی تو اس کا پانی کھارا ہو گیا۔ اور ایک کنواں جس میں پانی تھوڑا تھا اس میں اس نے اپنا لعاب دہن ڈالا تو بالکل خشک ہو گیا کہ اس میں ایک قطرہ پانی باقی نہ رہا۔ ایک شخص کی آنکھ میں درد تھا لوگ مسیلمہ کے پاس اس کو لائے اس نے اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ اندھا ہو گیا۔ ایک شخص کے جسم پر زخم تھا اس پر لعاب دہن لگایا تو وہ شخص برص میں مبتلا ہو گیا۔ جب یہ برعکس اعمال لوگوں نے مشاہدہ کئے اور کہا صحیح معجزہ دکھاؤ تو اس نے کہا تم لوگ اپنے پیغمبر کے لئے بری امت ہو اور اپنے یگانے اور اپنے چچازاد بھائی کے لئے بہت برُے رشتہ دار ہو۔ تم نے مجھ سے اصرار کیا اور قبل اس کے کہ وحی مجھ پر نازل ہو۔ کچھ باتیں طلب کیں اب مجھ کو تمہارے بدنوں کے متعلق خدا کی جانب سے اجازت ملی ہے تمہارے کنوؤں کے لئے نہیں۔ آؤ تا کہ میں تمہیں شفا بخشوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہو گا اس کو شفا ہو گی اور جس کے دل میں میری رسالت میں شک ہو گا وہ پہلے سے بدتر ہو جائے گا۔ اب جو چاہے آئے تا کہ اس کی آنکھ اور اس کے بدن پر اتنا لعاب دہن لگاؤں جس سے اس کو شفا ہو۔ ان لوگوں نے کہا ہم نہیں چاہتے کہ تو ہمارے لئے کوئی ایسا کام کرے جس سے اہل یثرب ہم کو طعنہ دیں۔

یہ سن کر سید و عاقب نے ہنسنا شروع کیا یہاں تک کہ ہنسی کی زیادتی کے سبب اپنے پیر زمین پر پٹخنے لگے اور کہتے تھے کہ نور کو ظلمت سے اور حق کو باطل سے کیا نسبت اور حق و باطل اور نور و ظلمت میں اتنا فرق نہیں جس قدر ان دونوں کی سچائی اور کذب میں۔

راوی بیان کرتا ہے کہ جب عاقب نے دیکھا کہ مسیلمہ کا معاملہ جھوٹا اور باطل ہو گیا تو اس خاطر کہ قوم میں اس کی قدر و منزلت باقی رہے چاہا کہ اس بات کا تدراک اس طرح کرے کہ مسیلمہ نے نبوت کا غلط دعوےٰ کیا اور یہ کہ خداوند کریم نے اس کو مبعوث کیا ہے یہ اس کا غلط کام تھا لیکن اس نے اچھا کام یہ کیا کہ کہ اپنی قوم کو بت پرستی سے منتقل کر کے خدائے رحمٰن پر ایمان کی طرف لے آیا۔

حارثہ کی یاددہانی:

حارثہ نے کہا: تجھ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے زمین کو کشادہ کیا اور آفتاب و ماہتاب کو روشن کیا، کیا نازل شدہ آسمانی کتابوں میں یہ نہیں ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں وہ خدا ہوں جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور میں ہی روزِ قیامت اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔ میں نے اپنی کتابیں بھیجیں اور اپنے پیغمبروں کو مبعوث کیا تا کہ ان کے ذریعہ سے اپنے بندوں کو شیاطین کے مکر و فریب سے نجات دلاؤں اور ان پیغمبروں کو زمین میں خلائق کے درمیان ستاروں کی مانند روشن کیا تا کہ وہ لوگوں کی میری وحی اور حکم کے مطابق ہدایت کریں، جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس شخص نے ان کی مخالفت کی تو اس نے میری مخالفت کی اور بیشک میں نے اور زمین کے تمام فرشتوں نے اور ساری خلائق نے اس پر لعنت کی ہے جو میری خداوندی سے انکار کرے یا میری کسی مخلوق کو میرا شریک قرار دے یا میرے کسی پیغمبر کا انکار کرے یا کہے کہ وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے حالانکہ میں نے اس پر وحی

نہ بھیجی ہو یا میری خداوندی کو چھپانے کی کوشش کرے یا خدائی کا دعویٰ کرے یا میرے بندوں کو گمراہ کرے یا ان کو راہِ حق سے اندھا بنائے۔ پھر فرمایا:

إنما يعبدني من عرف ما أريد من عبادتي و طاعتي من خلقي فمن لم يقصد إلي من السبل التي نهجتها برسلي لم يزدد في عبادته مني إلا بعدا.

بلاشبہ میری تمام مخلوق میں سے میری عبادت فقط وہ شخص کرتا ہے جو جانتا ہو کہ عبادت اور اطاعت سے میری کیا غرض ہے پس جو شخص میرے ان راستوں کو اختیار نہ کرے جو میں نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے بیان کئے تو اس کی عبادت مجھ سے دوری کے علاوہ اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتی۔

عاقب نے کہا: ٹھہر جا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے سچ کہا۔ اس پر حارثہ نے کہا کہ حق کے سوا کوئی چارہ نہیں اور سچائی کے سوا کہیں پناہ نہیں۔

سید کی چالاکی:

سیّد جو کہ بحث و تکرار میں بہت ماہر تھا، بولا کہ اس قریشی (محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں میرا یہ اعتقاد ہے کہ وہ اپنی قوم کے لئے پیغمبر ہے جو اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے ہے۔ لیکن وہ دعوےٰ کرتا ہے کہ تمام خلائق پر پیغمبر ہے۔

حارثہ نے کہا: اے سید! تو جانتا ہے کہ وہ اپنی قوم پر خدا کی جانب سے مبعوث ہوا ہے؟ سیّد نے کہا ہاں۔ حارثہ نے کہا کیا تو اس جہت سے اس کی رسالت کی گواہی دیتا ہے؟ سید نے کہا ان کے دلائل واضح ہوتے ہوئے کیا انکار کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟! بیشک میں گواہی دیتا ہوں اور اس میں شک نہیں رکھتا۔ یہ تو تمام آسمانی کتابوں میں ہے اور تمام پیغمبروں نے اس کی بعثت کی خبر دی ہے۔

یہ سن کر حارثہ نے سر جھکا کر ہنسنا شروع کیا اور انگلیوں سے زمین پر لکیریں کھینچنے لگا۔ سیّد نے کہا کیوں ہنستے ہو؟ اس نے کہا ہاں کیا تعجب کی بات نہیں ہے کہ ایسا شخص جو علم و حکمت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے اس شخص کو نبوّت کے ساتھ منتخب کیا ہے اور اپنی رسالت سے مخصوص فرمایا ہے اور اپنی روح و حکمت سے اس کی مدد کی ہے وہ جھوٹ بولنے والا ہو اور کہتا ہو کہ وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوئی اور کاہنوں کی طرح جھوٹ اور سچ کو مخلوط کرتا ہو جو کبھی سچ کہتے ہیں اور کبھی جھوٹ۔ یہ سن کر سیّد شرمندہ و پشیمان ہوا اور سمجھا کہ غلط کہہ گیا اور موردِ الزام ٹھہرا۔

عاقب کی حارثہ کو سرزنش:

پھر عاقب نے حارثہ کی طرف رخ کیا اور کہا اے برادر! خاموش رہ اور زبان درازی مت کر کیونکہ بہت سی باتیں بولنے والے کو کنویں کی گہرائی میں پہنچادیتی ہیں اور بہت سی باتیں دشمنوں کو دوست بنالیتی ہیں لہذا ایسی باتیں ترک کر جن کو دل قبول نہیں کرتے اگرچہ ان کے کہنے میں تو معذور ہے۔ سن اور سمجھ کہ ہر چیز کی ایک صورت ہے اور آدمی کی صورت اس کی عقل ہے اور عقل کی صورت ادب ہے اور ادب کی دو قسمیں ہیں: ایک طبیعی ہے دوسرا وہ جو حاصل کیا جاتا ہے۔ اور ان میں بہترین آداب وہ ہیں جن کا خلاّق عالَم نے حکم دیا ہے اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے بادشاہ کا ادب ملحوظ رکھا جائے کیونکہ یہ اس کا وہ حق ہے جو دنیا میں کسی کا نہیں کیونکہ بادشاہ خدا اور اسکے بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے اور بادشاہوں کی بھی دو قسمیں ہیں: ایک قہر و غلبہ رکھنے والا دوسرا بادشاہ حکمت و شرع والا اور اس کا حق بہت زیادہ ہے۔ اور اے حارثہ !تو جانتا ہے کہ خدا نے ہم کو نصرانی بادشاہوں پر فوقیت اور حکومت عطا کی ہے اور اس کے بعد تمام انسانوں پر فضیلت بخشی۔ لہذا تجھے ہر شخص کے حق کو سمجھنا چاہیئے اور یہی تیری مذمّت کے لئے کافی ہے کہ تو سلاطینِ حکمت کے حق کی رعایت نہیں کرتا۔

عاقب کی چالاکی:

پھر عاقب نے کہا کہ تو نے برادر قریش یعنی محمدّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیا کہ وہ معجزات لائے ہیں۔ بہت صحیح کہا تو نے اور خوب کہا۔ ہم بھی جانتے ہیں اور اس پر اور اس کی رسالت پر یقین رکھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ اس کو اگلے اور پچھلے لوگوں کے معجزات و بینات حاصل ہیں سوائے ایک نشانی کے جو سب سے زیادہ عظیم اور زیادہ واضح ہے اور جو سر کی مانند ہے اور یہ علامتیں جو اس کو حاصل ہیں بدن کی طرح ہیں۔ اور بے سر کے جسم کی کیا حیثیت ہے۔ صبر کر تا کہ اس کے حالات کی ہم تحقیق کریں اور اس کی علامتوں اور معجزات پر غور کریں۔ وہ علامت جو سر کی مانند ہے اور تمام نشانیوں سے بالاتر ہے اگر وہ ظاہر ہو جائے تو ہم تجھ سے پہلے اس کے دین میں داخل ہو جائیں گے اور تجھ سے پہلے اس کی اطاعت کریں گے۔

حارثہ نے کہا کہ تو نے جو کچھ کہا اور سنایا حق کو بیان کیا اور ہم بھی سننے اور اطاعت کے لئے تیار ہیں۔ وہ کونسی علامت ہے کہ جس کے نہ ہونے نے انس والفت کے بعد وحشت ایجاد کر دی اور مطلب کے واضح اور روشن ہونے بعد دوبارہ شک میں مبتلا کر دیا؟

عاقب نے کہا سید نے اس کو بیان کیا لیکن تو نے غور نہیں کیا اور یہ تمام باتیں بے کار بنا ڈالیں۔ حارثہ نے کہا میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں پھر بیان کر وہ کون سی بات ہے؟ عاقب نے کہا نجات وہ پاتا ہے جو حق معلوم ہونے کے بعد اس کو قبول کرتا ہے اور اس سے رخ نہیں پھیرتا۔ بیشک تم اور ہم جانتے ہیں اور ہمارے علاوہ علمائے کتب الٰہی بھی جانتے ہیں جو کچھ اس کتاب میں ہے علوم گذشتہ اور جو کچھ واقع ہونے والا ہے بیشک ہر امّت کی زبان میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہ خوشخبری ظاہر ہو چکی ہے کہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک پیغمبر آئے گا، جو تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہو گا۔ اس کی امّت مشرق و مغرب کی مالک ہو گی اور وہ اور اس کی امّت کے لوگ ایک طویل مدّت تک بادشاہی کریں گے۔ پھر وہ ایک بادشاہ پر ظلم

کرینگے جو اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنے والوں میں نسب و فضیلت کے لحاظ سے اور امت میں سب سے زیادہ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک ہو گا اور وہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وصیت، ظلم و سرکشی کرتے ہوئے ترک کردیں گے۔ پھر برسوں تک خلافت بادشاہی میں تبدیل ہو جائے گی اور ان کی بادشاہی عظیم ہو گی یہاں تک جزیرہ عرب میں کوئی گھر ایسا نہ ہو گا کہ جس کے مکین بعض تو ان کی طرف رغبت رکھتے ہوں گے اور بعض ان سے خوفزدہ ہوں گے۔ پھر ان کی بادشاہی زائل ہو جائے گی اور دوسرے لوگ ان پر بادشاہ ہوں گے جو انہی کے بندے اور غلام رہے ہوں گے اور برے طریقے اور بری خصلتیں دنیا میں رائج کر دیں گے۔ ان کی بادشاہی ظلم و غلبہ کے ساتھ ہو گی۔ پھر ان کی حکومت چاروں طرف سے کم ہو گی اور ان پر کفار غلبہ حاصل کریں گے۔ پھر ان پر آفتیں سخت ہوں گی اور بلائیں ہر طرف سے ان کو گھیر لیں گی یہاں تک کہ ان کے سامنے ظلم و ستم کی زیادتی کے باعث موت زندگی سے بہتر ہو جائے گی ان کے بزرگ ایسے لوگ و سردار ہوں گے جو سرداری اور بزرگی کے لائق نہ ہوں گے۔ بالآخر دین ان کے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور سوائے نام کے دین باقی نہ رہے گا۔ اس زمانے میں مومنین غریب ہوں گے اور دیندار بہت تھوڑے رہ جائیں گے یہاں تک کہ سوائے مختصر افراد کے سب خدا کی طرف سے مایوس ہو جائیں گے اور کچھ لوگ تو بے انتہا فتنہ و شر کے سبب سے جس میں وہ گھرے ہوں گے، یہ گمان کرنے لگیں گے کہ خدا اب اپنے دین کی مدد نہیں کرے گا۔ بالآخر حق سبحانہ تعالیٰ ان کی ناامیدی کے بعد ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذریت میں سے ایک شخص کے ذریعہ ان کی تلافی کرے گا اور اُس کو ایسے مقام سے ظاہر کرے گا جس کو وہ لوگ نہ جانتے ہوں گے۔ اور اس پر آسمان کے فرشتے صلوات بھیجتے ہیں۔ زمین اور جو کچھ اس میں ہے اس کے ظہور سے خوشحال ہو جائے گی اور زمین اپنی برکت و زینت اور خزانے ظاہر کرے گی یہاں تک کہ اس طرح ہو جائے گی جیسی آدم علیہ السلام کے زمانہ میں تھی اور اس شخص کے زمانہ میں فقر و بلاء و امراض برطرف ہو جائیں گے جو سابقہ امّتوں پر نازل ہوتے تھے اور تمام شہروں میں

امن قائم ہو جائے گا اور ہر زہریلے جانور کا زہر اور ڈنک اور درندوں کے پنجے وغیرہ بے ضرر ہو جائیں گے یہاں تک کہ چھوٹی چھوٹی بچیاں سانپ کے بچوں کے ساتھ کھیلیں گی اور ان کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور خداوند عالم اس شخص کو تمام ادیانِ عالم پر غالب کردے گا۔ وہ تمام ملکوں پر تا انتہائے چین حکومت کرے گا یہاں تک کہ کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر دینِ حق پر ہو گا جس دین کو خدا پسند کرتا ہے اور جس پر آدم علیہ السلام سے خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ہے۔

آخر وہ کونسی علامت ہے؟

جب عاقب کا کلام یہاں تک پہنچا تو حارثہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس خدا کی قسم جس نے تمام اشیاء کو خلق فرمایا ہے کہ اے بزرگوار! اور اے دانشمند بزرگ! تیری تقریر سے حق ظاہر ہو گیا اور تیری سچی بات سے عالم منّور ہو گیا۔ جو کچھ تو نے کہا سب اسی کے مطابق ہے جو خدا نے اپنی کتابوں میں جنہیں بندوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے، نازل فرمائی ہیں اور جو کچھ تو نے کہا سب حق اور سچ ہے اور ایک حرف بھی کتاب الٰہی کے خلاف نہیں۔ لیکن وہ بات کیا ہے جسے تو بیان کرنا چاہتا تھا۔

عاقب نے کہا کہ تو گمان کرتا ہے کہ وہ آخری پیغمبر یہی احمد قریشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے جبکہ یہ قطعی غلط ہے۔ حارثہ نے کہا کیوں؟ کیا تو نے اعتراف نہیں کیا کہ لوگوں نے اس کی نبوّت و رسالت اور معجزات کی گواہی دی ہے۔ عاقب نے کہا بیشک میں اعتراف کرتا ہوں مگر جناب عیسیٰ علیہ السلام اور قیامت کے درمیان دو پیغمبر ہیں جن میں سے ایک کا نام دوسرے سے مشتق ہے۔ ایک محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور دوسرے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پہلے کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے اور دوسرے کے متعلق جناب عیسیٰ علیہ السلام نے اور یہ قریشی اپنی قوم پر مبعوث ہوا ہے اس کے بعد وہ پیغمبر آئے گا کہ جس کی بادشاہی عظیم اور مدّت طویل ہو گی۔ خداوند عالم اس کو بھیجے گا اور دین اس پر ختم ہو گا اور وہ تمام خلائق پر حجت ہو گا۔ پھر محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد

فترت (فاصلہ) کا زمانہ آئے گا جس میں دین کی تمام بنیادیں اکھڑ جائیں گی۔ پھر خدا اس کو بھیجے گا جو دوبارہ دین کی جڑوں کو مضبوط کرے گا اور خدا اس کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا تو وہ اور اس کے بعد صالح سلاطین، تمام ان چیزوں کے مالک ہوں گے جن پر شب و روز طلوع ہوتے ہیں اور اللہ کی زمین ان کی میراث ہوگی جس طرح آدم اور نوح علیہما السلام زمین کے وارث و مالک ہوئے تھے۔ وہ فقیروں کے لباس میں تواضع و فروتنی کے ساتھ بادشاہان عظیم الشان ہوں گے۔ لہذا وہی لوگ بہترین خلائق ہیں اور اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے اس کے شہر والے اور خدا کے تمام بندے ہدایت پائیں گے اور ان کے آخری بادشاہ پر طویل مدّت کے بعد جناب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ ان کے بعد (اس آخری بادشاہ اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کے بعد) زندگی میں کوئی بھلائی باقی نہ رہے گی اور ان کے بعد بے عقل افراد کا ایک گروہ مثل گنجشک (چڑیا) کے رہ جائے گا اور اس بدترین جماعت پر قیامت آئے گی اور یہ رحمت کا وعدہ ہے جو خداوند عالم کثیر معجزات کے ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے گا جس طرح ابراہیم خلیل علیہ السلام کے لئے بھیجا تھا جیسا کہ خدا کی کتابوں میں مسطور ہے۔

پھر حارثہ نے کہا اے عاقب! تیرے نزدیک یہی طے شدہ ہے کہ یہ دونوں نام (احمد و محمدؐ) دو شخصوں کے ہیں جو دو مختلف زمانوں میں ہوں گے۔ عاقب نے کہا ہاں۔ حارثہ نے پوچھا کیا اس بات کے متعلق تیرے دل میں کوئی شک و شبہ تو نہیں ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ خدا کی قسم! یہ تو میرے نزدیک آفتاب سے زیادہ روشن اور واضح ہے۔ یہ سن کر حارثہ نے سر جھکا لیا اور تعجب سے زمین پر خط کھینچنا شروع کیا۔ پھر کہا اے بزرگ! خرابی اس میں ہے کہ کوئی مال ایسے شخص کے پاس ہو جو اسے جمع کر کے رکھے نہ کہ ایسے شخص کے پاس جو اسے خرچ کرے اور تلوار ایسے شخص کے پاس ہو جو اسے زینت بنا کر رکھے نہ کہ ایسے شخص کے پاس جو اس سے جنگ کرے اور رائے ایسے شخص کے پاس ہو جو اس سے مدد نہ لے اس پر عمل نہ کرے۔

Munna Bhai
HAIR SALON
Expert Hands Waiting For you
SPECIALIST FOR HAIR CUTTING, KHAT, FACIAL, BORN BABY CUTTING, GROOM SERVICES
Rajab Ali: +92 333 2458 560
Munna Bhai: +92 321 3854 028
Raza: +92 331 2166 936
Manek Jee Street, Adjacent to Sajjad Bakery, Shell Petrol Pump Gali, Soldier Bazar no. 2, Karachi.
ALL IN ONLINE
Super Store and Services
TIMINGS: 9:00AM TO 7:00PM- MONDAY TO SATURDAY
FREE DELIVERY
Call and WhatsApp
+92 336 2869177
• GROCERIES
• CHICKEN & MEAT
• FRUITS & VEGETABLES
• ELECTRIC & ELECTRONICS
• SPORTS, TOYS & ACCESSORIES
• GARMENTS
• GENERAL ITEMS
• HOUSEHOLD ITEMS
SERVICE INCLUDES
• Courier (Domestic, Intl)
• Deliveries
• Printing/Customized Printing

The Storefront.pk
ALL IN ONE STORE
SHOP
WWW.THESTOREFRONT.PK
+92 3358737668 /THESTOREFRONT.PK INFO@THESTOREFRONT.PK

ECONOMICAL PRICES
DIGITAL CONSULTANTS
THE FUTURE OF DIGITALIZATION
DIGITAL SERVICES
Website Development | Digital Marketing
Graphic Designing | Domain Hosting |
Software Development
I.T SERVICES
I.T managed services | I.T helpdesk services
Remote Support and Online Support | Desktop
and server support | Backup and disaster
recovery
NETWORKING
Network security | Structured cabling | Router
configuration | Firewall | Attendance machine
| File server & FTP server
021-37229297 | 0334-3444266
C-2, 3RD FLOOR, DATA CENTER, P.E.C.H.S BLOCK 2,
KARACHI, PAKISTAN.
INFO@DIGITALCONSULTANTS.COM.PK
WWW.DIGITALCONSULTANTS.COM.PK

عاقب نے کہا اے حارثہ !تو نے بہت سخت بات کہی۔ وہ کون ہے؟ اس نے کہا میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس کی قدرت سے آسمان وزمین قائم ہیں اور تمام جبر وظلم کرنے والے اس سے مغلوب ہیں کہ یہ دونوں نام ایک ہی شخص، ایک ہی پیغمبر اور ایک ہی رسول کے ہیں، جس کی خبر موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے دی ہے اور جس کی بشارت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمائی ہے اور ان سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صحیفوں میں بیان فرمایا ہے۔

سید کا ہنس کر حارثہ کا مذاق اُڑانا:

یہ سن کر سید نے مسکرانا شروع کیا تاکہ حاضرین پر ظاہر کرے کہ حارثہ کا مذاق اڑا رہا ہے اور اس کی باتوں پر تعجب کر رہا ہے۔ پھر عاقب نے حارثہ سے سرزنش کے طور پر کہا کہ یہ سوچنا کہ سید بلاوجہ ہنس رہا ہے غلط ہے بلکہ تیری باتوں پر ہنستا ہے۔ حارثہ نے کہا کہ اگر وہ ہنستا ہے تو یہ ایک ننگ اور عار ہے جو اس نے اپنے اوپر لازم کرلی ہے اور ایک فعلِ قبیح ہے جو اس سے سرزد ہوا۔ کیا تم نے حکمتِ موروث میں نہیں پڑھا ہے کہ خدا نے تم کو منع کیا ہے کہ حکیم کے لئے سزاوار نہیں ہے کہ بیکار منہ بنائے یا بغیر کسی حیرت انگیز بات کے ہنسے کیا تم کو تمہارے سیّد و مولا مسیح علیہ السلام سے خبر نہیں ملی ہے کہ عالم کا بیکار ہنسنا وہ غفلت ہے جو اس کے دل سے ظاہر ہوتی ہے یا مستی ہے جس نے اس کو آخرت کی فکر سے غافل کر دیا ہے۔

یہ سن کر سید نے کہا اے حارثہ! کوئی اپنی عقل پر مغرور نہیں ہوتا سوائے اس کے جو لوگوں کی طرف سے بدگمان ہوتا ہے۔ اگر میں اپنے علم میں تیری روایت کا محتاج ہوں تو میں عالم نہیں۔ کیا تجھ کو ہمارے پیشوا مسیح علیہ السلام سے یہ خبر نہیں پہنچی ہے کہ خدا کے کچھ بندے ہیں جو رحمتِ الٰہی کی وسعت کے سبب بظاہر ہنستے اور ان کے دل اللہ سے خوف کے مارے مخفیانہ روتے ہیں۔ حارثہ نے کہا جب ایسی حالت ہو

تو یہ اچھا عمل ہے۔ سید نے کہا تو پھر اس کے سوا یہ اور کیا ہے؟ لہذا تجھ کو چاہیئے کہ اپنے خالق کے نیک بندوں کی طرف سے برا گمان مت کر۔ اب اپنی گفتگو کو پورا کریں کیونکہ ہمارے اور تیرے درمیان تنازع اور جھگڑا طول پکڑ چکا ہے۔

اجتماع کا تیسرا روز:

راویانِ روایت بیان کرتے ہیں کہ یہ ان کے درمیان بحث کا تیسرا روز تھا اور اپنے معاملہ میں غور و فکر کے لئے یہ ان کے اجتماع کی تیسری مجلس تھی۔ سیّد نے کہا: اے حارثہ! آیا تجھ کو ابو واثلہ نے فصیح ترین الفاظ میں یہ خبر نہیں دی، جس کو تمام لوگوں نے سنا اور تجھ کو دوبارہ آگاہ نہیں کیا لیکن تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔

کتاب زاجرہ میں کیا لکھا ہے؟:

سید نے کہا: اب میں دوسرے طریقے سے بیان کرتا ہوں۔ میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں اور اس کی جو اُس نے عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے کہ کیا تو نے کتاب زاجرہ میں جو زبان سوریا سے عربی میں نقل کی گئی ہے دیکھا ہے یعنی صحیفہ شمعون بن حمون الصفا میں جو دست بدست ہم تک پہنچی ہے۔ جس میں بہت سی باتوں کے بعد یہ بیان ہے کہ جب ایک مدّت گزرے گی اور لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور قطع رحم کریں گے اور آثار انبیاء محو ہو جائیں گے تو حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندے فارقلیطا کو رحمت اور عدل و انصاف کے ساتھ مبعوث کرے گا۔ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ اے مسیحِ زمان! فارقلیطا کون ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

أحمد النبي الخاتم الوارث ذلك الذي يصلى عليه حيا و يصلى عليه بعد ما يقبضه إليه بابنه الطاهر الخابر ينشره الله في آخر الزمان بعد ما انفصمت عرى الدين و خبت مصابيح

الناموس و أفلت نجومه فلا يلبث ذلك العبد الصالح إلا أمما حتى يعود الدين به كما بدأ و يقر الله عز و جل سلطانه في عبده ثم في الصالحين من عقبه و ينشر منه حتى يبلغ ملكه منقطع التراب.

فارقلیطا، احمد ﷺ ہیں جو پیغمبر اور سلسلہ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور وارث علوم انبیاء ہیں۔ جن پر پروردگارِ عالم ان کی حیات میں بھی درود نازل کرے گا۔ اور ان کی وفات کے بعد بھی ان پر درود نازل فرمائے گا اس کے فرزند کے سبب سے جو طاہر و مطہر ہے اور تمام علوم انبیاء کا وارث ہے اور اس کو آخر زمانہ میں مبعوث فرمائے گا جبکہ دین کی رسی اُکھڑ کر رہ جائے گی اور انبیاء کے تمام آثارِ ہدایت مٹ چکے ہوں گے اور پیغمبروں کے چراغ گل ہو چکے ہوں گے اور ان کے ستارے غروب ہو چکے ہوں گے۔ تو وہ بندۂ صالح تھوڑی مدّت میں پہلے کی طرح دین اسلام کو قائم کرے گا اور حق سبحانہ وتعالیٰ اس کی بادشاہی کو قرار دے گا اور دوسرے نیک بندوں کو اس کے پیچھے بھیجے گا تاکہ اس کی حکومت پوری دنیا پر قائم ہو جائے۔

حارثہ نے کہا تو نے جو کچھ کہا وہ صحیح ہے۔ حق میں کوئی وحشت نہیں ہے اور دل حق کے سوا کسی اور چیز سے مطمئن نہیں ہوتا۔ جس کے یہ اوصاف تو نے بیان کئے وہ کون ہے؟ سید نے کہا کہ حق یہ ہے کہ وہ شخص بے اولاد نہیں ہوگا۔ حارثہ نے کہا ہاں ایسا ہی ہے اور وہ شخص محمّد ﷺ ہے۔ سیّد نے کہا اے حارثہ! تیرا دارومدار ہٹ دھرمی و کٹ حجتی پر ہے کیا ان لوگوں نے جن کو ہم نے اس کے حالات کی تحقیق و تفتیش کے لئے بھیجا تھا آ کر بیان نہیں کیا کہ دو لڑکے محمّد ﷺ کے تھے ایک قاسم قریشی عورت سے جس کا نام خدیجہ علیہا السلام تھا اور دوسرا ایک زنِ قبطیہ کے بطن سے جس نام ابراہیم تھا دونوں فوت ہو گئے اور محمّد ﷺ بے فرزند ہو گئے جیسے سینگ ٹوٹی ہوئی گوسفند جو ہلاکت کے قریب ہو (نعوذ باللہ)۔ لہٰذا اگر محمّد ﷺ کا کوئی فرزند ہوتا تو تمہاری بات قابلِ قبول ہوتی کیونکہ صحیفہ شمعون میں ہے کہ اس کا

فرزند تمام عالم کا مالک ہو گا۔ چونکہ اس کا فرزند نہیں ہے اس لئے یہ وہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہو سکتا جس کی عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے۔

تم پر حجت تمام ہو چکی:

حارثہ نے کہا: خدا کی قسم! عبرت تو بہت ہے لیکن کم ہیں ایسے لوگ جو عبرت حاصل کرتے ہیں اور دلیلیں واضح ہیں اگر بصیرت بینا ہو۔ جس طرح رمد آلود آنکھیں تکلیف کے سبب آفتاب کو نہیں دیکھ سکتیں اسی طرح قاصر بصیرتیں انوار حکمت دیکھنے سے ادراک کی کمزوری کے سبب عاجز ہیں۔

پھر اس نے سید و عاقب کی طرف رخ کر کے کہا اگر ایسا ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی لڑکا نہ ہو گا تو تم اس کی اطاعت و پیروی نہ کرو گے۔ خدا کی قسم! ان علوم کی وجہ سے جو اللہ نے تم کو عطا کئے ہیں اور خدا کی جانب سے جو دلیلیں جو تمہارے پاس ہیں ان کے سبب تم پر حجت تمام ہو چکی ہے اور ساتھ اس کے کہ خداوندِ عالم نے تم کو عوام اور بادشاہوں پر شرف و منزلت عطا فرمائی ہے اور ہر ایک بڑے کو تمہارا تابع کیا ہے کہ دینی امور میں تمہاری طرف رجوع کیا جاتا ہے اور تم ان کے محتاج نہیں ہو اور جو کچھ تم حکم دیتے ہو وہ عمل کرتے ہیں لہٰذا جس کو خلاّق عالَم کوئی شرف و منزلت عنایت فرماتا ہے اس کو چاہیئے کہ الٰہی نعمتوں کے شکریہ میں خدا کی خوشنودی کے لئے تواضع و فروتنی اختیار کرے کیونکہ خدا نے اس کو بلند کیا ہے اور اسے چاہیئے کہ وہ خدا کے بندوں کا خیر خواہ ہو اور خدا کے احکام میں تحریف نہ کرے۔

تم نے خود محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اور ان گواہیوں کا جو ان کی بابت خدا کی کتابوں میں واقع ہوئی ہیں، بیان کیا اور جانتے ہو کہ وہ مبعوث ہوا ہے۔ پھر کہتے ہو کہ وہ صرف اپنی قوم پر مبعوث ہوا ہے تمام خلائق پر نہیں۔ پھر کہتے ہو کہ یہ وہ پیغمبر نہیں جو خاتم المرسلین ہے اور تمام انبیاء کا وارث ہے اور سب کے بعد آیا ہو گا کیونکہ تم کہتے ہو کہ وہ بے نسل ہے۔ کیا یہ تمہارا کلام نہیں ہے؟ سیّد و عاقب نے کہا ہاں یہی ہے۔ تو

حارثہ نے کہا کہ اگر ظاہر ہو جائے کہ اس کے فرزند ہیں تو کیا پھر شک کروگے کہ وہ تمام انبیاء کا وارثِ ہے اور اس کا دین دنیا کے تمام ادیان پر غالب ہو گا؟ حارثہ نے کہا کہ تم اس بحث و تکرار کے باوجود یہ اعتقاد رکھتے ہو؟ سیّد و عاقب نے کہا ہاں۔

اس وقت حارثہ نے کہا اللہ اکبر۔ وہ بولے کیا ہوا تو نے اللہ اکبر کہا۔ حارثہ نے کہا کہ حق ظاہر ہے اور باطل مردود ہے اور نفس اس کے سننے کے لئے بیتاب ہو جاتا ہے۔ یقیناً دریا کا رخ موڑ دینا اور پہاڑوں کا توڑ ڈالنا اُس کو مٹانے سے زیادہ آسان ہے جس کو حق تعالیٰ نے زندہ و قائم کیا ہے کیونکہ وہ حق ہے اور زندہ کرنا اس کو جسے خدا نے مردہ کیا ہے محال ہے کیونکہ وہ باطل ہے۔

اب جان لو کہ محمّد ﷺ بے نسل نہیں ہیں اور وہی خاتم المرسلین ہیں اور انبیا کے وارث اور آخری رسول ہیں۔ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ انہی کی امّت کے زمانہ میں قیامت برپا ہو گی پھر خدا ہی زمین کا وارث ہو گا اور جو کچھ اس میں ہے سب کے سب فنا ہو جائیں گے۔ اسی کی ذریّت سے ایسا صالح شخص بادشاہ ہو گا جس کے متعلق تم نے بیان کیا کہ وہ تمام مشرق و مغرب کا مالک ہو گا اور حق تعالیٰ اس کو دین حنیفیہ و ابراہیمیہ کے ساتھ جو شرک کا منکر ہے تمام ادیان پر غالب فرمائے گا۔

کتاب جامعہ لے آؤ:

یہ سن کر دونوں عالموں (سید و عاقب) نے کہا: اے حارثہ! اگر ایسا ہے کہ اس کا فرزند ہے تو حق تیرے ساتھ ہے لیکن تیری مثال لومڑی کی اچھل کود کی مانند ہے اور تو اس دعوے سے باز نہیں آتا۔ اچھا ثابت کر تا کہ ہم بھی سمجھیں۔ حارثہ نے کہا میں تمہاری ہی طرف سے دلیل لاتا ہوں جو تم کو شک و شبہ سے نجات دلائے گی اور دِلوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہو گی۔ پھر اس نے ابو حارثہ حصین بن علقمہ کی جانب

رخ کیا جو ان کا سب سے بڑا عالم اور بزرگ تھا اور کہا اے پدر بزرگوار! کتاب جامعہ اور کتاب زاجرہ یہاں منگوا کر ہمارے دلوں کو شاد و مطمئن فرمایئے۔

راویان روایت بیان کرتے ہیں کہ یہ صورت حال مجلس چہارم میں واقع ہوئی اور ظہر کے وقت تک یہ بحث چلتی رہی جبکہ شدید گرمی تھی۔ سید و عاقب نے کہا اب گفتگو کل پر موقوف کرو کیونکہ آج بہت باتیں ہم نے کی ہیں ہماری جان لبوں پر آگئی ہے۔ غرض طے پایا کہ دوسرے روز کتاب زاجرہ اور جامعہ لائی جائے گی اور اس میں دیکھیں گے اور عمل کریں گے اور مجلس برخاست ہوگئی۔

اجتماع کا چوتھا روز:

دوسرے روز اہل نجران نے اپنے تمام عابدوں اور علماء کو جمع کیا تاکہ عاقب و سید کے ساتھ حارثہ سے مباحثہ میں اور کتاب ہائے جامعہ سے حق ظاہر ہونے کو دیکھ سکیں۔ جب سید و عاقب نے دیکھا کہ تمام خلائق کتاب جامعہ سے ثبوت سننے کے لئے جمع ہوئی تو پشیمان ہوئے چونکہ جانتے تھے کہ حق حارثہ کے ساتھ ہے اس لئے کوشش کی کہ خلائق کے سامنے یہ مباحثہ واقع نہ ہو اور یہ دونوں سید و عاقب مکر و حیلہ میں انسانوں میں شیاطین تھے۔ غرض سید نے حارثہ سے کہا تو نے بڑی باتیں کیں اور ہر شخص کو گفتگو سے رنجیدہ کیا اور تو نہیں چاہتا ہے کہ حق ظاہر ہو۔ حارثہ نے کہا سچ تو یہ ہے کہ تم اور عاقب ہی حق کو ظاہر نہیں ہونے دیتے ہو۔ اب جو کہنا چاہتے ہو کہو۔

عاقب کی ہٹ دھرمی:

عاقب نے کہا جو کچھ کہنا تھا وہ سب کہہ چکا اب دوبارہ اسے دہراتا ہوں۔ بیشک ہم تجھ کو آگاہ کرتے ہیں اور حجّت الٰہی پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتے اور خدا کی نشانیوں سے انکار نہیں کرتے اور خداوند عالمین پر افترا

نہیں باندھتے کہ جس شخص کو خداوند عالم رسالت کے ساتھ مبعوث فرمائے ہم کہیں کہ وہ رسول نہیں ہے۔ اے حارثہ! ہم کو اقرار ہے کہ فرزندان اسمٰعیل علیہ السلام میں سے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کی طرف اللہ کے رسول ہیں۔ لیکن عرب و عجم میں سے اور دوسروں پر ہم واجب نہیں جانتے کہ ان کی اطاعت کریں اور اپنا دین ترک کرکے ان کا دین اختیار کریں۔ لیکن یہ اقرار کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی قوم پر رسول ہیں۔ حارثہ نے کہا یہ اقرار کس صورت اور کس سبب سے کرتے ہو؟ انہوں نے کہا اس لئے کہ انجیلوں میں اور خدا کی تمام کتابوں میں ہم نے سنا ہے اور ہم پر ظاہر ہو چکا ہے۔

کیونکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خاتم النبیین نہیں ہو سکتے ؟!

حارثہ نے کہا جبکہ خدا کی کتابوں سے یہ ثابت اور واضح ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں خواہ مجمل طور پر ظاہر ہو یا مفصل طور پر تو پھر تم کیسے کہتے ہو کہ وہ پیغمبرِ وارث و حاشر (یعنی جس کی امت پر قیامت برپا ہو گی) نہیں اور تمام عالمین پر مبعوث نہیں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ تو بھی جانتا ہے اور ہم بھی جانتے ہیں اور مطلقاً شک نہیں کرتے خدا کی حجت بر طرف نہیں ہوتی اور یہ وہ حکم ہے جسے اللہ نے ہمیشہ جاری رکھا ہے اور دنیا کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی جب تک کہ رات و دن رہیں گے اور جب تک دنیا میں دو شخص بھی باقی رہیں تو ان میں ایک دوسرے پر حجت خدا ہو گا اور ہم اس سے پہلے گمان رکھتے تھے کہ وہ حجت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے اور وہ اس دین کو قائم رکھیں گے لیکن چونکہ خدا نے اس کی اولاد نرینہ باقی نہیں رکھی اور ان کو بے اولاد کر دیا تو اب ہم نے سمجھا کہ یہ وہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہیں کیونکہ یہ بے نسل ہیں اور حجت الٰہی اور پیغمبر اور خاتم المرسلین بے اولاد نہیں ہو گا۔ یہ بات خدا کی گواہی سے اس کی نازل کی ہوئی کتابوں میں موجود ہے اس لئے ہم نے سمجھا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک اور پیغمبر آئے گا اور باقی رہے گا جس نام احمد، محمد سے مشتق ہو گا جس کی نبوّت و رسالت اور خاتمہ کی مسیح علیہ السلام نے خبر دی ہے اور یہ کہ

اس کا فرزندِ طاہر تمام عالم کا بادشاہ ہو گا اور تمام خلائق کو خدا کے دین اعظم پر قائم رکھے گا اور یہ امور اس کے ہاتھ سے نہیں بلکہ اس کی ذریّت سے ظاہر ہوں گے جو اس کے بعد تمام شہروں کا اور جو کچھ ان میں ہے سب خشک و تر کا مالک ہو گا اور اس بات پر علما متفق ہیں جن کو انجیل حفظ ہے اور ہم نے اس سے پہلے مکمل طور پر یہ گفتگو کی اور اب پھر بیان کر دیا۔ پھر اس تکرار واعادہ کی تجھے کیا ضرورت ہے۔

خدا کی قسم یہ وہی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

حارثہ نے کہا: تم نے بیان کیا کہ مسیح علیہ السلام کے بعد دو پیغمبر مبعوث ہوں گے اور یہ کہ دونوں فرزندانِ اسمٰعیل علیہ السلام سے ہوں گے۔ ان میں سے پہلا رسول مدینہ میں مبعوث ہو گا اس کے بعد دوسرا احمد ہے لیکن وہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قریش سے ہیں یہی ہیں جو مدینہ میں رہتے ہیں اور ہم ان کے متعلق یہ ایمان اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا کی قسم! یہ وہی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس پر خدا کی کتابیں اور ان کی آیتیں دلالت کرتی ہیں، وہی حجتِ خدا ہیں اور وہی خاتم المرسلین اور انبیا کے وارث ہیں۔ ان کے علاوہ یا ان کے بعد جناب مسیح علیہ السلام اور قیامت کے درمیان کوئی اور رسول و پیغمبر نہیں ہو گا۔ ہاں اس کی دختر صالحہ صدیقہ اور معصومہ علیہا السلام سے ایک فرزند ہو گا جو تمام عالم کو دین حق کی دعوت دے گا اور مشرق و مغرب اس کے زیر تصرف ہو گا۔ تو تم نے جو کہنا چاہیئے تھا کہا اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوّت پر اعتقاد رکھتے ہو اور تو اگر اس کی نسل جاری ہو گی تو تم کو شک نہ ہو گا کہ وہی پیغمبروں پر کمال میں سبقت رکھنے والا اور ان کا آخری رسول ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہمارے نزدیک یہ سب سے بڑی دلیل ہے۔ حارثہ نے کہا تم کو اپنے اعتقاد میں دوسرے پیغمبر کے بارے میں شبہ ہے۔ لہذا ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب جامعہ اس بارے میں حاکم ہیں۔

کتاب جامعہ منگوائی گئی:

جب یہ حارثہ کا یہ کلام لوگوں نے سنا تو شور مچانا شروع کر دیا کہ اے ابو حارثہ جامعہ لاؤ۔ جامعہ کو لاؤ۔ چونکہ لوگ بحث و مناظرے سے تنگ آچکے تھے اور ان کو یہ گمان تھا کہ جب کتاب لائی جائے گی تو ظاہر ہو جائے گا کہ حق سید و عاقب کی جانب ہے اس سبب سے کہ وہ ان مجلسوں میں بڑے بڑے دعوے کر چکے تھے۔ لوگوں کا اصرار سن کر ابو حارثہ نے اپنے غلام سے کہا جو اس کے پیچھے کھڑا تھا کہ جا کر کتاب جامعہ لے آئے۔ وہ فوراً گیا اور اپنے سر پر وہ کتاب رکھ کر لا رہا تھا جس کی سنگینی کی وجہ سے وہ کتاب کو سنبھال نہیں پا رہا تھا۔

کتاب جامعہ کا سن کر عاقب اور سید کی حالت:

راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک سچّے شخص نے اطلاع دی جو اہل نجران سے تھا اور ہمیشہ سید و عاقب کی خدمت میں رہتا تھا اور ان کے کام کیا کرتا تھا اور ان کے بہت سے معاملات سے آگاہ تھا۔ وہ کہتا ہے کہ جب کتاب جامعہ لائی گئی سید و عاقب نزدیک تھا کہ غصہ سے ہلاک ہو جائیں چونکہ وہ جانتے تھے کہ اس کتاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کے حالات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور جو کچھ ان کی امّت میں واقع ہو گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے اور قیامت تک کے واقعات درج ہیں۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا آج کا دن وہ ہے کہ آفتاب کا طلوع ہونا ہمارے لئے مبارک نہیں کیونکہ سب حاضر ہیں اور ہم عوام کے نزدیک بے قدرے ہو جائیں گے اور کبھی ایسا موقع نہ ہو گا کہ عوام اس طرح اکٹھا ہوں اور اس طرح صحبت ہو اور وہ غالب نہ آئے ہوں۔ دوسرے نے کہا عوام سے مغلوب ہونا بد ترین خرابی ہے پھر ان کی اصلاح بے انتہا مشکل ہے

کیونکہ ان کا فساد کرنا مکان منہدم کرنے کی مانند ہے اور ان کی اصلاح مکان کی تعمیر کرنے کے مثل ہے اور جو فساد ان کے ایک کلمہ میں واقع ہوتا ہے سال بھر میں اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

راوی کہتا ہے کہ اسی اثناء میں حارثہ کو موقع مل گیا اور اس نے پوشیدہ طور پر ایک شخص کو اس جماعت کے پاس بھیجا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب میں سے آئی تھی اور ان کو احتیاطاً بلا لیا تاکہ عاقب اور سیّد جلسہ کو برہم نہ کر سکے اور نہ دوسرے روز پر ٹال سکیں۔ چونکہ نصارائے نجران سب کے سب آئے تھے اور سب ہی یہ چاہتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف جو کتاب جامعہ میں مرقوم ہیں اس سے آگاہ ہو جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھیجے ہوئے لوگ بھی موجود تھے اور ابو حارثہ بھی جو نصاریٰ کا بزرگ تھا حارثہ کی جانب میل رکھتا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ مجھ سے اُس سچّے اور ثقہ مردِ نصرانی نے بیان کیا کہ ان عالموں نے آپس میں یہ طے کیا کہ جو کچھ حارثہ ان سے کہتا ہے اور جس امر کی طرف ان کو دعوت دیتا ہے اس سے وہ انکار اور مضائقہ نہ کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں کو یہ گمان ہو کہ وہ باطل پر ہیں اور انہوں نے ایسا ہی ظاہر کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ کتاب جامعہ کو دیکھیں جو کچھ اس میں صحیح حکم ہے اس پر عمل کریں تاکہ عوام کی نگاہوں میں بے قدرے نہ ہوں۔

غرض سید و عاقب اٹھے اور جامعہ کے پاس آئے جو ابو حارثہ کے پاس تھا اور حارثہ ابن آثال بھی آگے بڑھا۔ حاضرین نے بھی گردنیں بلند کیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب بھی اس کتاب کے گرد جمع ہو گئے۔ ابو حارثہ نے حکم دیا کہ جامعہ کو ایک طرف سے کھولو اور حضرت آدم علیہ السلام کا ایک صحیفہ بزرگ نکالا جو علم ملکوت الٰہی پر مشتمل تھا اور جو کچھ حق سبحانہ و تعالیٰ نے زمین و آسمان میں خلق فرمایا ہے اور امور دنیوی اور اخروی سے جو کچھ حکم دیا ہے، اس پر مشتمل تھا۔ یہی وہ صحیفہ تھا جو حضرت آدم علیہ السلام سے

حضرت شیث علیہ السلام کو ملا تھا جس میں تمام علوم تھے۔ سید و عاقب نے اسکو پڑھنا شروع کیا تاکہ اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر ظاہر ہوں جس میں ان کے درمیان جھگڑا تھا۔ تمام لوگ بغور سن رہے تھے اور ہمہ تن اس کی طرف متوجہ تھے کہ دیکھیں اس میں سے کیا ظاہر ہوتا ہے پھر اس کتاب کی فصلوں میں سے مصباح دوم کو پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد مختلف انبیاء کے صحیفوں کو پڑھا گیا جس میں سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق بشارت اور ان کے اوصاف بیان کئے گئے تھے۔ غرض جب سب لوگوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جو خدا نے جناب عیسیٰ علیہ السلام سے بیان فرمائے تھے اور آپ کی تعریفیں اور آپ کی امّت کی بادشاہی کا تذکرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت و ذریت علیہم السلام کے حالات پڑھے تو سید و عاقب پشیمان و شرمندہ ہوئے اور بحث ختم ہوئی۔

راوی کہتا ہے چونکہ مناظرہ میں حارثہ، سید و عاقب پر کتاب جامعہ اور پیغمبروں کے صحیفوں کے سبب سے غالب آیا، جو ان دونوں نے اس میں دیکھا اور ان کتابوں میں تحریف کی کوشش جو وہ دونوں دل میں رکھتے تھے پوری نہ ہوئی اور ممکن نہ ہو سکا کہ کوئی تاویل کر سکیں اور عوام کو فریب دے سکیں لہذا بحث و مباحثہ سے باز آئے اور سمجھے کہ راہِ حق سے منحرف ہوگئے اور اپنی تدبیر و فریب میں غلطی کر بیٹھے ہیں تو دونوں اپنے اپنے گرجے میں نہایت افسوس اور پشیمانی کے ساتھ چلے گئے تاکہ اپنے لئے کوئی تدبیر سوچیں مگر نصاریٰ نجران سب کے سب ان کے پاس گئے اور کہا تمہاری رائے اب کیا قرار پائی اور کون سا دین صحیح سمجھا؟ ان دونوں نے کہا کہ ہم اپنے دین سے نہیں پھریں گے اور تم بھی اپنے دین پر قائم رہو جب تک کہ دین محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت ظاہر نہ ہو، اب ہم پیغمبر قریش کے پاس جاتے ہیں دیکھیں گے کہ وہ کیا لائے ہیں اور ہم کو کس امر کی طرف بلاتے ہیں۔

عیسائیوں کی مدینہ کی طرف روانگی:

راوی کہتا ہے کہ جب سید و عاقب نے ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ جائیں ان کے ساتھ نجران کی چودہ ممتاز شخصیات اور بنی حارث بن کعب کے ستر سردار روانہ ہوئے۔ راوی کہتا ہے کہ قیس بن حصین اور یزید بن عبد المدان جو حضرَموت کے علماء میں سے تھے، نجران آئے اور ان کے ساتھ چلے۔ غرض وہ سب لوگ اونٹوں پر سوار ہوئے اور اپنے گھوڑوں کو خالی لے کر مدینہ مشرفہ کی طرف متوجّہ ہوئے۔ چونکہ اصحابِ آنحضرت ﷺ کی خبر معلوم ہونے میں جو نجران گئے تھے دیر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو ایک لشکر کے ساتھ ان کی طرف بھیجا تاکہ وہ معلوم کرے کہ وہ کس کام میں مشغول ہیں۔ راستہ میں ان لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ نصارٰی نے کہا ہم مذہب کی تحقیق کے لئے حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آئے ہیں۔

مدینہ کے قریب عیسائیوں کا پڑاؤ:

جب وہ لوگ مدینہ کے قریب پہنچے سید و عاقب نے چاہا کہ اپنی زینت و شوکت مع اپنی جماعت مسلمانوں کی نظر میں ظاہر کریں لہذا اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اپنی سواریوں سے اُترو اور سفر کے لباس اُتارو اور نہاؤ دھوؤ پھر چلو۔ وہ لوگ وہیں ٹھہرے اور نہایت قیمتی لباس یمنی ریشم کو زیب تن کیا اور مشک سے اپنے آپ کو معطّر کیا اور اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ نیزوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور نہایت نظم و ضبط کے ساتھ روانہ ہوئے۔

عیسائیوں کی مدینہ آمد:

وہ لوگ اہل مدینہ سے نہایت خوبصورت اور موٹے تازے تھے۔ جب مدینہ والوں نے ان کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے کبھی ان سے زیادہ بہتر لوگوں کو نہیں دیکھا تھا۔ غرض وہ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو وہ مشرق کی جانب رخ کر کے نماز میں مشغول ہوئے۔ اصحاب آنحضرت ﷺ نے چاہا کہ ان کو منع کریں حضرت ﷺ نے اصحاب کو روکا اور فرمایا کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ تین روز تک وہ لوگ اسی طرح قیام پذیر رہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان ایام میں ان کو دعوت اسلام نہ دی اور انہوں نے بھی آنحضرت ﷺ سے کچھ نہ پوچھا۔ حضرت ﷺ نے ان کو تین روز تک مہلت دی تا کہ وہ حضرت ﷺ کے طور وطریقے اور اوصاف و سیرت جو کتابوں میں دیکھے تھے مشاہدہ کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مناظرہ:

تین روز کے بعد حضرت ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا اس پیغمبر کے وہ تمام اوصاف جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہو گا اور جو ہم نے خدا کی کتابوں میں دیکھے ہیں وہ سب ہم کو آپ ﷺ کی ذات میں نظر آتے ہیں سوائے ایک صفت کے جو سب سے اہم صفت ہے اور اس کی دلالت اس کے حق ہونے پر سب سے زیادہ ہے، وہ ہم آپ ﷺ میں نہیں پاتے ہیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا وہ کون سی صفت ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے انجیل میں دیکھا ہے کہ وہ پیغمبر جو مسیح علیہ السلام کے بعد آئے گا وہ ان کی تصدیق کرے گا اور ان کی پیغمبری کا اعتقاد رکھے گا مگر آپ ﷺ ان کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ وہ بندہ ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ان کا جھگڑا اور ان کی تکرار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے سوا اور کسی امر میں نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا بَلْ أُصَدِّقُهُ وَ أُصَدِّقُ بِهِ وَ أُؤْمِنُ بِهِ وَ أَشْهَدُ أَنَّهُ النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَقُولُ إِنَّهُ عَبْدٌ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ نَفْعاً وَ لَا ضَرّاً وَ لَا مَوْتاً وَ لَا حَيَاةً وَ لَا نُشُورا

ایسا نہیں ہے جیسا تم کہتے ہو بلکہ میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوّت کی تصدیق کرتا ہوں اور ان پر اعتقاد رکھتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا کی جانب سے پیغمبرِ مبعوث ہیں اور خداوند عالمین کے بندہ ہیں۔ وہ اپنے نفع ونقصان اور اپنی موت وحیات پر قادر نہیں ہیں اور نہ اپنی وفات کے بعد مبعوث ہونے کا ان کو خود اختیار ہے۔ بلکہ یہ تمام امور خدا کے اختیار میں ہیں۔

انہوں نے کہا کیا بندے وہ تمام باتیں کرسکتے ہیں جو انہوں نے کیں یا کسی پیغمبر نے وہ باتیں ظاہر کیں جو انہوں نے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کیں۔ کیا وہ مردوں کو زندہ نہیں کرتے تھے اور مبروص کو شفا نہیں بخشتے تھے اور لوگوں کے دلوں میں جو ہوتا اور لوگ جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے تھے کیا اس کی اطلاع نہیں دیتے تھے، کیا ان باتوں کی طاقت سوائے حق تعالیٰ کے یا اس کے بیٹے کے کسی اور میں ہے اور بہت سی ایسی بیہودہ اور غلو کی باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بیان کیں جن سے خداوند عالم منزّہ وپاک ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَدْ كَانَ عِيسَى أَخِي كَمَا قُلْتُمْ يُحْيِي الْمَوْتَى وَ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ وَ يُخْبِرُ قَوْمَهُ بِمَا فِي نُفُوسِهِمْ وَ بِمَا يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَ كُلُّ ذَلِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَبْدٌ وَ ذَلِكَ عَلَيْهِ غَيْرُ عَارٍ وَ هُوَ مِنْهُ غَيْرُ مُسْتَنْكِفٍ فَقَدْ كَانَ لَحْماً وَ دَماً وَ شَعْراً وَ عَظْماً وَ عَصَباً

وَ أَمْشَاجاً يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَ يَظْمَأُ وَ يَنْصَبُ وَ اللَّهِ بِأَرْبِهِ وَ رَبُّهُ الْأَحَدُ الْحَقُّ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ لَيْسَ لَهُ نِد

جو کچھ تم نے کہا کہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام مردہ کو زندہ کرتے تھے اور اندھے اور مبروص کو شفا دیتے تھے اور اپنی قوم کو خبر دیتے تھے جو کچھ ان کے دلوں میں ہوتا تھا یا اپنے گھروں میں جمع کرتے تھے سب صحیح اور درست ہے لیکن یہ تمام اُمور حکمِ خدا سے انجام دیتے تھے اور وُہ خدا کے بندے ہیں اور اُن کو خدا کی بندگی سے عار نہیں تھا۔ وہ اس کے بندہ ہونے سے سرکشی نہیں کرتے تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے گوشت وخون ورگ وپٹھے تھے۔ وہ کھانا کھاتے تھے، پانی پیتے تھے، قضائے حاجت انجام دیتے تھے اور یہ تمام صفات مخلوق کی ہیں اور ان کا پروردگار واحد ویکتا ہے اور حق یہ ہے کہ اس کے مانند کوئی شئ نہیں اس کا کوئی مثل نہیں۔

انہوں نے کہا ہمیں کسی ایسے شخص کے بارے میں خبر دو جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو؟ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ عجیب ہے کہ وہ بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے اور خدا کے نزدیک کسی کی خلقت آسان یا دشوار نہیں ہے کیونکہ اس کی قدرت اس درجہ اور مرتبہ پر ہے کہ جو کچھ چاہے ایجاد کرے۔ وہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ موجود ہو جاتا ہے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

إِنَّ مَثَلَ عِيسى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرابٍ ثُمَّ قالَ لَهُ كُنْ فَيَكُون.[1]

---

[1]. سورہ آل عمران، آیت ۵۹.

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال خدا کے نزدیک آدم علیہ السلام کی سی ہے کہ خدا نے ان کو خاک سے پیدا کیا اور اس سے کہا کہ ہو جا تو وہ ہو گئے۔

مباہلہ کی پیشکش:

انہوں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہمارا جو اعتقاد ہے ہم اسی پر قائم ہیں اس سے پلٹ نہیں سکتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں مانتے۔ آیئے ہم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ کیونکہ مباہلہ اور لعنت کرنا جلد تر عذاب الٰہی کا سبب ہوتا ہے اور حق بہت جلد ظاہر ہوتا ہے۔ اسی وقت آیہ مباہلہ نازل ہوئی:

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ ما جاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعالَوْا نَدْعُ أَبْناءَنا وَ أَبْناءَكُمْ وَ نِساءَنا وَ نِساءَكُمْ وَ أَنْفُسَنا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكاذِبِين.[1]

پس جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں علم آ جانے کے بعد کٹ حجتی کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجئے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو لاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو لاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو لاتے ہیں اور تم اپنی عورتوں کو لاؤ اور ہم ان کو لائیں جو ہماری جان کے مثل ہے اور تم ان کو لاؤ جو تمہاری جان کے مانند ہوں پھر ہم مباہلہ کریں گے اور اللہ کی لعنت کو جھوٹوں پر قرار دیں گے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو یہ آیت سنائی اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ مباہلہ کے بارے میں تمہاری خواہش قبول کروں۔ اگر تم اس پر آمادہ ہو تو اپنے کہنے پر عمل کرو۔ ان لوگوں نے کہا کہ

---

[1]. سورۂ آل عمران، آیت ٦١.

ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان یہ ایک علامت ہے۔ کل ہم اور آپ ﷺ جمع ہوں گے اور آپ ﷺ کے ساتھ مباہلہ کریں گے۔

عیسائیوں کی باہمی مشورت:

سید و عاقب اور ان کے ہمراہی اُٹھے اور دور چلے گئے کہ وہ مدینہ کے باہر حرہ کے مقام پر ٹھہرے تھے۔ ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ محمدّ ﷺ نے وہ بات طے کی ہے جس سے تمہارا اور ان کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا۔ دیکھنا یہ ہے کہ کن لوگوں کو وہ لے کر مباہلہ کرتے ہیں۔ آیا اپنے تمام اصحاب کو لاتے ہیں یا اپنے خاص اصحاب کو یا فقیروں کو جو خشوع والے اور دین کے برگزیدہ ہیں۔ کیونکہ یہ جماعت ہمیشہ تھوڑی ہوتی ہے۔ تو اگر کثرت کے ساتھ یا اہل دنیا کے سربر آوردہ لوگوں کے ساتھ آئیں تو شان و شوکت دکھانا مقصود ہو گا جیسے بادشاہ کیا کرتے ہیں، تو سمجھ لو کہ تم غالب ہو گے اور اگر صالح افراد اور خدا سے ڈرنے والوں کی مختصر جماعت کو لائیں، جو پیغمبروں اور خدا کے برگزیدہ لوگوں کا طریقہ ہے تو پھر ان سے ہر گز مباہلہ نہ کرنا کیونکہ یہ تمہارے اور ان کے درمیان ایک علامت ہے۔ لہٰذا دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ بے شک انہوں نے اپنا عذر تمام کر دیا ہے کہ ان کو کوئی خوف ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے حکم سے دو درختوں کے درمیان راستہ درست کیا گیا۔

دونوں گروہ کی مباہلہ کے لئے روانگی:

جب دوسرا روز آیا تو آنحضرت ﷺ ایک سیاہ ہلکی عبا لائے اور اسے دونوں درختوں پر ڈال دیا۔ عاقب و سید نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے ہیں تو وہ بھی اپنے ساتھ دو لڑکوں کو جن میں ایک المحسن اور دوسرا عبد المنعم تھا اور اپنی عورتوں میں دو عورتوں سارہ اور مریم کو ساتھ لائے۔ اور نصارٰی نجران اور سوارانِ بنی حارث بن کعب بھی بہترین لباس پہنے ہوئے باہر نکلے۔ مدینہ کے رہنے والے

مہاجر و انصار اور علماء بھی زینت کئے ہوئے آراستہ و پیراستہ آئے تا کہ دیکھیں کہ کیا انجام ہوتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے اپنے حجرہ میں تشریف فرما تھے یہاں تک کہ کچھ دن چڑھا۔ پھر اس شان سے کہ علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو اپنے آگے اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو اپنے پیچھے لئے ہوئے روانہ ہو کر انہی دونوں درختوں کے نیچے آئے اور اسی شان سے اس چادر کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ اور سید و عاقب کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ مباہلہ کے لئے آئیں جس کے لئے مجھے بلاتے تھے۔ وہ لوگ آئے اور کہا کہ کن لوگوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے مباہلہ کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بخير أهل الأرض و أكرمهم على الله عز و جل بهؤلاء و أشار لهما إلى علي و فاطمة و الحسن و الحسين صلوات الله عليهم.

اہل زمین میں سب سے بہتر اور خدا کے نزدیک سب سے بلند و عزّت والی ہستیوں کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل بیت علی و فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کی جانب اشارہ فرمایا۔

کیا آپ انہی کے ساتھ ہم سے مباہلہ کریں گے؟!:

سید و عاقب نے کہا ان بزرگوں اور ممتاز شخصیات کو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہیں ان کو ساتھ نہیں لائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہی ایک جوان اور ایک خاتون اور دو بچّے ہیں؟! کیا انہی کے ساتھ ہم سے مباہلہ کریں گے؟

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نعم أو لم أخبركم بذلك آنفا نعم بهؤلاء أمرت و الذي بعثني بالحق أن أباهلكم

ہاں، آیا میں نے اس سے پہلے تم کو خبر نہیں دی تھی اور مجھے انہی لوگوں کے ساتھ مامور کیا گیا ہے کہ اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا میں تمہارے ساتھ مباہلہ کروں۔

یہ سنتے ہی ان کے چہرے زرد ہو گئے اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آئے۔ ان لوگوں نے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے خود داری برتی اور کہا ابھی بیان کریں گے۔ ان میں ایک جوان نے کہا جو ان کے اچھے عالموں میں سے تھا کہ:

ويحكم لا تفعلوا و اذكروا ما عثرتم عليه في الجامعة من صفاته فو الله إنكم لتعلمون حق العلم أنه لصادق و إنما عهدكم بإخوانكم حديث قد مسخوا قردة و خنازير فعلموا أنه قد نصح لهم فأمسكو.

تم پروائے ہو ہر گز ان سے مباہلہ نہ کرنا۔ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن اوصاف کو یاد کرو جو کتاب جامعہ میں تم نے دیکھے ہیں۔ خدا کی قسم! جیسا کہ تم جانتے ہو کہ وہ صادق ہیں، ابھی واپس نہ ہوئے ہوں گے کہ تمہارے ساتھ کے لوگ بندر اور سور کی شکلوں میں مسخ ہو جائیں گے۔ خدا سے ڈرو۔ انہوں نے سمجھا کہ وہ شخص خیر خواہی کر رہا ہے تو خاموش ہو گئے۔

منذر بن علقمہ کی گفتگو:

راوی کہتا ہے کہ منذر بن علقمہ جو عیسائیوں کے سب سے بڑے عالم ابو حارثہ کا بھائی تھا اور خود بھی ان کے عالموں اور صاحبان عقل و حکمت میں سے تھا اور اہل نجران اس پر بھی کمال اعتقاد رکھتے تھے، جس وقت اہل نجران کے درمیان نجران میں بحث و مباحثہ ہو رہا تھا وہ موجود نہ تھا۔ وہ اس وقت ان کے پاس پہنچا جبکہ وہ لوگ جمع ہو کر مباہلہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانا چاہتے تھے۔ وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ نکلا۔ چونکہ اس نے ان کی رائے میں اختلاف دیکھا، سید و عاقب کا ہاتھ پکڑا اپنے ہمراہیوں سے

کہا تھوڑی دیر ٹھہرو کہ میں ان بزرگوں سے علیٰحدہ تنہائی میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر ان دونوں کو الگ دور لے گیا اور کہا نصیحت کرنے والا اپنے ماننے والوں سے جھوٹ نہیں بولتا۔ میں تم دونوں کا دوست اور ہمدرد ہوں لہذا اگر اپنی عافیت چاہتے ہو، تو غور کرو، نجات پاؤ گے ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور اپنے ساتھ ایک دنیا کو ہلاک کر دو گے۔ وہ بولے ہم تم کو اپنا خیر خواہ سمجھتے ہیں اور تمہاری طرف سے مطمئن ہیں۔ کہو جو کچھ جانتے ہو؟ اس نے کہا کیا نہیں جانتے ہو کہ جس قوم نے بھی اپنے پیغمبر سے مباہلہ کیا پلک جھپکتے ہی برباد اور نابود ہو گئی جبکہ جو کچھ کتابِ الٰہی میں ہے سب جانتے ہو کہ محمّد ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہیں جن کی خوشخبری سارے پیغمبروں نے دی ہے اور ان کے اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کے اوصاف ہمارے پیشواؤں نے بیان کر دیئے ہیں۔ دوسری بات جس سے میں تم کو ڈرانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آنکھیں کھول کر غضب الٰہی کے آثار دیکھو۔

غضب الٰہی کے آثار:

انہوں نے کہا وہ کیا ہیں؟ منذر نے کہا:

انظرا إلى النجم قد استطلع على الأرض و إلى خشوع الشجر و تساقط الطير بإزائكما لوجوهها قد نشرت على الأرض أجنحتها و قاءت ما في حواصلها و ما عليها لله عز و جل من تبعة ليس ذلك إلا لما قد أظل من العذاب و انظرا إلى اقشعرار الجبال و إلى الدخان المنتشر و قزع السحاب هذا و نحن في حمارة القيظ و إبان الهجير و انظرا إلى محمد ص رافعا يده و الأربعة من أهله معه إنما ينتظر ما تجيبان به ثم اعلموا أنه إن نطق فوه بكلمة من بهلة لم نتدارك هلاكا و لم نرجع إلى أهل و لا مال.

آفتاب کو دیکھو کہ کس طرح متغیر ہو رہا ہے اور درختوں کو دیکھو کہ سب کے سب سر جھکے ہوئے ہیں اور پرندوں نے اپنے اپنے سر زمین پر رکھ دیئے ہیں اور اپنے پروں کو کھول دیئے ہیں اور عذاب الٰہی کے

خوف سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں پگھل گئی ہیں۔ نیز پہاڑوں کے لرزنے اور تڑپنے کو دیکھو اور دھواں جو تمام فضا پر چھایا ہوا ہے اور سیاہ بادلوں کو دیکھو باوجود یہ کہ گرمی کا موسم ہے اور ابر کا وقت نہیں اور اب دیکھو محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کو کہ کس طرح دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے منتظر ہیں کہ تم بددعا کرنا منظور کرو لہٰذا سمجھ لو کہ اگر ایک کلمہ لعنت ان کی زبان سے نکلا تو ہم سب ہلاک و برباد ہو جائیں گے اور اپنے مکان اور اہل و عیال کی طرف واپس نہ جا سکیں گے۔

جب سید و عاقب نے نگاہ اٹھائی، عذاب کے آثار مشاہدہ کئے اور یقین کر لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق پر ہیں تو ان کے پیر کانپنے لگے اور نزدیک تھا کہ ان کی عقلیں زائل ہو جاتیں۔ جب منذر نے ان کی اس خوف زدہ حالت کو دیکھا تو کہا اگر تم لوگ مسلمان ہو جاؤ تو دنیا و آخرت میں سرخرو ہو جاؤ گے اور اگر صرف دنیا چاہتے ہو اور اُس شان و شوکت اور اقتدار سے جو قوم میں تم کو حاصل ہے دست بردار نہیں ہو سکتے تو مجھے اس سے واسطہ نہیں لیکن تم نے یہ اچھا نہیں کیا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مباہلہ پر تیار ہو گئے اور مباہلہ کو اپنے اور ان کے درمیان حق کی علامت قرار دیا اور اپنے آپ اپنے شہر سے باہر نکل آئے یہ تمہاری عقلوں کی خرابی کے سبب سے ہوا۔ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارا چیلنج قبول کر لیا اور انبیاء جب کسی بات کا ارادہ کر لیتے ہیں جب تک اس کو پورا نہیں کر لیتے اس سے باز نہیں آتے لہٰذا اگر چاہتے ہو کہ اس مباہلہ سے چھٹکارا پاؤ اور اپنے تئیں عذاب الٰہی سے بچاؤ تو بہت جلد محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کرو، اور ان کو راضی کرو اور ہرگز دیر نہ کرو تا کہ تمہارا معاملہ قوم یونس علیہ السلام کی طرح بخیر انجام پذیر ہو جیسا کہ ان لوگوں نے جب عذاب الٰہی کو دیکھا تو توبہ کی۔

سید و عاقب نے کہا کہ اب تو تم ہی محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ او جو کچھ چاہو طے کر لو ہم کو منظور ہے۔ لیکن ان کے بھائی علی علیہ السلام کو واسطہ قرار دو اور ان سے التماس کرو کہ اس عہد و پیمان کو درست کر دیں کیونکہ

محمدﷺ ان کی بات بہت مانتے ہیں اور ان کے کہنے کو نہیں ٹالتے۔ پھر جلد ہی واپس آجانا تاکہ ہمارے دلوں کو قرار اور اطمینان ہو۔

علی علیہ السلام کی رائے رسول اللہ ﷺ کی رائے ہے:

منذر جناب رسول خدا ﷺ کی خدمت میں روانہ ہوا اور حاضر ہو کر کہا **السلام علیک یارسول اللہ** ﷺ میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوند عالمین کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور آپ ﷺ اور جناب عیسیٰ علیہ السلام دونوں اسکے بندہ اور رسول ہیں اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر سید و عاقب کا پیغام پہنچایا تو آنحضرت ﷺ نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو صلح کے لئے ان کے پاس بھیجا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کی: بِأَبِي أَنْتَ عَلَى مَا أُصَالِحُهُم یارسول اللہ ﷺ! میرے باپ ماں آپ ﷺ پر فدا ہوں ان سے کس چیز پر صلح کروں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: رَأْيُكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ فِيمَا تُبْرِمُ مَعَهُمْ رَأْيِي اے ابو الحسن! جو تمہارے نزدیک بہتر و مناسب ہو اس پر صلح کر لو کیونکہ تمہارا قول و فعل میرا قول و فعل ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس پر صلح کی کہ دو ہزار نفیس لباس اور ہزار مثقال ہر سال آدھا ماہ محرم میں اور بقیہ ماہ رجب میں دیا کریں۔ پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں امیر المومنین علیہ السلام ان دونوں (سید و عاقب) کو لائے اور شرائط صلح سے حضور ﷺ کو آگاہ کیا اور ان دونوں نے اپنی ذلت و خواری کا اقرار کیا تو حضرت ﷺ نے قبول و منظور کیا۔

اگر مباہلہ ہوتا تو کیا ہوتا؟:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ بَاهَلْتُمُونِي بِمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ لَأَضْرَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْوَادِيَ نَاراً تَأَجَّجُ ثُمَّ لَسَاقَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَ فِي أَسْرَعِ مِنْ طَرْفِ الْعَيْنِ إِلَى مَنْ وَرَاءَكُمْ فَحَرَقَهُمْ تَأَجُّجا.

اگر میرے اور ان لوگوں کے ساتھ جو زیر عبا ہیں تم لوگ مباہلہ کرتے تو یقیناً حق سبحانہ و تعالیٰ اس وادی کو تمہارے لئے آگ سے بھر دیتا اور آنکھ جھپکنے سے پہلے وہ آگ ان لوگوں تک پہنچ جاتی جن کو تم اپنے اہل و عیال اور قوم میں سے اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور سب کو وہ آگ جلا کر خاک کر دیتی۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ وہاں سے اپنی مسجد میں واپس آئے۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ إِنَّ عَبْدِي مُوسَى عليه السلام بَاهَلَ عَدُوَّهَ قَارُونَ بِأَخِيهِ هَارُونَ وَ بَنِيهِ فَخَسَفْتُ بِقَارُونَ وَ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَ بِمَنْ آزَرَهُ مِنْ قَوْمِهِ وَ بِعِزَّتِي أُقْسِمُ وَ بِجَلَالِي يَا أَحْمَدُ لَوْ بَاهَلْتَ بِكَ وَ بِمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنْ أَهْلِكَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْخَلَائِقَ جَمِيعاً لَتَقَطَّعَتِ السَّمَاءُ كِسَفاً وَ الْجِبَالُ زُبُراً وَ لَسَاخَتِ الْأَرْضُ فَلَمْ تَسْتَقِرَّ أَبَداً إِلَّا أَنْ أَشَاءَ ذَلِك

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حق سبحانہ و تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے بندے موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور ہارون علیہ السلام کے دونوں فرزندوں نے اپنے دشمن قارون سے مباہلہ کیا تو خدا نے قارون کو اس کے اہل و عیال کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا اور ان لوگوں کو بھی جو اس کی اعانت کرتے تھے۔ اے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی عظمت و جلالت کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر تم اور تمہارے اہل بیت علیہم السلام تمام اہل زمین کے

ساتھ مباہلہ کرتے تو بیشک آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے اور زمین دھنس جاتی اور باقی نہیں رہتی لیکن میری مشیئت اس کے خلاف تھی۔

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سجدہ شکر میں جھک گئے اور اپنا منہ زمین پر رکھا۔ پھر ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ زیر بغل کی سفیدی ظاہر ہو گئی اور تین بار کہا شکرا للمنعم شکرا للمنعم۔

شکر کس وجہ سے کیا؟:

لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سجدہ شکر اور اُس خوشی کا سبب دریافت کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرہ اقدس وانور سے ظاہر تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

شُكْراً لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَا أَبْلَانِي مِنَ الْكَرَامَةِ فِي أَهْلِ بَيْتِي ثُمَّ حَدَّثَهُمْ بِمَا جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام.

میں نے خدائے عالمین کا شکر ادا کیا اس نعمت کے سبب سے جو اس نے میرے اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں ظاہر فرمائی۔ پھر جو کچھ جبرائیل علیہ السلام نے پیغام پہنچایا تھا وہ لوگوں سے بیان فرمایا۔[1]

---

[1] . بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج۲۱، ص286- ۳۲۵.

نوٹ: سید ابن طاووس کی نقل کردہ یہ روایت انتہائی طویل ہے جس کو یہاں نقل کرنے میں اختصار سے کام لیا گیا ہے اور ترجمہ کو ممکن حد تک سلیس کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے اور کئی مقامات پر محاورتی ترجمہ کیا گیا ہے۔

HEMANI

Live Natural

PERSONAL CARE & HYGIENE

SANITIZER | HANDWASH | DISINFECTANT SPRAY

As Per WHO Standards

NATURAL LIFESTYLE SOLUTIONS

SHOP ONLINE AT

hemaniherbals.com | info@hemanitrading.ae

Ilham®
Beauty Soap
Ab hoga har
Chehra Haseen
New
Snow White
Beauty Soap
Ilham®
Approved By:
DUBAI MUNICIPALITY
PSS: 13/2018(R)
Pakistan Standards
CM/L-1628/2019
AL KAYENAT
P.O. Box# 379695
Dubai - U.A.E
info@ilhamnaturals.com
+971-56-8141522
CONTACT IN PAKISTAN
+92-332-2333379
New
Pretty Pink
Beauty Soap
Ilham®
New
Caring Touch
Beauty Soap
Ilham®
New
Floral Care
Beauty Soap
Ilham®

Ilham®
Arabic Series
Fine Fragrance
LONG LASTING & NON-ALCOHOLIC PERFUMES
Ilham®
Fine Fragrance
Arabic Series
LONG LASTING
HAJR-E-ASWAD
NON-ALCOHOLIC
HAJR-E-ASWAD
BALKIS
SHEZEE
SILKY
RANDA
SULTAN AL OUD
BAKHOUR
KULSOOM
TAYEBAH
OPEN
: www.ilhamperfumes.com